بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میراث کا علم سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ کیونکہ وہ آدھا علم ہے۔ "الحدیث شریف"

اساتذہ، طلباء، وکلاء، ناظمین، ممبران، کونسلرز، ججز اور انصاف کرنے والوں کے لئے نہایت مفید

حقیقت رقم

چراغِ پنجاب شیخ ابوداؤد محمد صادق صاحب قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

احکامِ میراث

مفتی زادہ شیخ المیراث استاذ الحدیث مولانا محمد جنید قادری رضوی

صدر المدرسین جامعہ نوریہ رضویہ کلفٹن کراچی

مکتبہ فیض القرآن قاسم سینٹر، اردو بازار، کراچی

Ph : 021-2217776 Mobile : 0334-3422072

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین حمد الشاکرین

اے اللہ جاہ حشمت کے مالک، اے مسجد حرام کے رب، اے بیت الحرام اور رکن و مقام کے مولیٰ اپنی ذات کریم کے طفیل اپنے اسم اعظم کے طفیل جو پوشیدہ اور مخزون ہے، اس نام عظیم کے طفیل جس سے جھٹ پٹ دعا قبول ہوتی ہے، ان اسماء الحسنیٰ کے طفیل جن کو سن کر بادشاہ اور درندے سر جھکا لیتے ہیں، اے اکیلے اور یکتا ان اسماء کے طفیل جو چھپے ہوئے ہیں جو رات پر رکھے وہ تاریک ہوئی، وہ اسماء جن کو دنیا پر رکھا وہ روشن ہو گیا، آسمان پر رکھا وہ بے ستون کھڑا ہو گیا بوسیلہ تیرے وہ پاک نام زمین پر رکھا وہ بچھ گئی، پہاڑ پر رکھا گیا وہ گڑ گیا، پتھروں پر رکھا چشمے جاری ہو گئے، بادلوں پر رکھا برسنے لگے، ان مبارک ناموں کا واسطہ جو اسرافیل علیہ السلام کی پیشانی پر ہیں وہ اسماء جو جبرائیل علیہ السلام کے پروں پر لکھے ہیں، تیرے وہ اچھے نام جو عرش پر کندہ ہیں، وہ اسماء جن کو حضور پاک ﷺ ورد فرماتے تھے تیرے وہ عظیم نام جن کو سیدنا آدم علیہ السلام نے تلاوت فرمایا تو توبہ قبول ہوئی، سیدنا یونس علیہ السلام نے پڑھے تو مچھلی کے پیٹ سے باہر تشریف لائے، وہ اسماء جو سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے پڑھے دریا شق ہوا اور مل گیا، جن کا ورد سیدنا عیسیٰ علیہ السلام فرماتے تو مردے زندہ ہو جاتے، وہ بزرگ اسماء جن کو تمام انبیاء علیہم السلام ورد کرتے تھے، نباتات پر رکھا اُگ آئی جس کی برکت سے پھل اور پھول لگتے ہیں، وہ اسماء جن کو شہد کی مکھی پانی پر پڑھتی ہے تو شہد بن جاتا ہے، یا الٰہی اپنے اعلیٰ ناموں کے واسطے میری دعا قبول فرما، دعا یہ ہے کہ تو درود و سلام بھیج میرے مدنی تاجدار پیارے آقا ﷺ پر سید المرسلین، امام متقین، خاتم النبیین ہیں جو اندھیروں کو روشن کرنے والے والے، نعمتیں عطا فرمانے والے، مہر نبوت کے نشان والے، آسمان پر محمود اور زمین پر محمد کے نام سے مشہور ہیں جو شفاعت کرنے والے ہیں اور تمام جہانوں کے لئے رحمت ہیں۔

جن کا نور سب سے پہلے بنا جن کی انگلی سے چاند شق ہوا، جن کے اشارے سے سورج الٹے قدم پلٹا، جن سے ہرنی گویا ہوئی، اونٹ نے فریاد کی امداد مانگی، جن کی بارگاہ میں چڑیا نے شکوہ کیا، گوہ نے کلام کیا کبار صحابہ کے روبرو، پتھر جن کو سلام کرتے تھے، کھجور کا ٹنڈ جدائی میں روتا تھا، ایسے پیارے نبی ﷺ پر درود بھیج جس نے اشارہ فرمایا درخت جڑوں سمیت سجدہ کرتے آئے، جنہوں نے انگلی اٹھائی کنکریوں میں روح ڈال دی اور وہ کافر کے ہاتھ میں کلمہ پڑھنے لگیں، لقمہ کو ہاتھ لگا تو وہ تسبیح کرنے لگا، جن کی شفاعت مقبول ہے، جن کے دامن سے درندے لپٹتے ہیں، جن کا نام مبارک لینے سے گناہ گر جاتے ہیں، جن کی انگلیوں سے صاف اور میٹھے پانی کے چشمے جاری ہوئے، جن کی مسکراہٹ سے ضیا پاشی ہوتی تھی۔

اے اللہ درود و سلام بھیج ہمارے آقا محمد ﷺ پر بشمار ان چیزوں کو تیرے علم نے گنا اور شمار کیا، تیرے قلم نے جو کچھ لکھا اور شمار کیا، بشمار اس کے جو تیری قوت بصر نے احاطہ کیا، بشمار ان قطروں کے جو برسائے گئے، جب سے دنیا بنی بشمار سب چیزوں کے، جب سے دنیا بنی بشمار جو نباتات زمین سے اُگائی گئی، بشمار ستاروں کے آسمان پر، بشمار جاندار مخلوق کے سانسوں کے، بشمار مخلوق کے جو تیرے علم بے کراں میں ہے، بشمار بارش اور شبنم کے قطروں کے، بشمار درختوں کے پتوں کے، بشمار جڑی بوٹیوں کے، بشمار ریت کے اور زمین کے ذروں کے، بشمار پھولوں اور پھلوں کے اتنا درود بھیج بھر جائے دنیا، بھر جائے آخرت، بشمار روحوں کے، بشمار جو کچھ لوح محفوظ پر لکھا ہے، بشمار تحت الثریٰ سے سدرۃ المنتہیٰ تک۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جو مسلمان وفات پا جائے اسکے مال میں چار حق ہوتے ہیں۔

(۱) تجہیز و تکفین (۲) قرض ادا کرنا (۳) وصیت (۴) ورثاء۔ یہ علی الترتیب ہیں۔

قرضہ:

جب کفن کے اخراجات ہو گئے تو اسکا قرض ادا کیا جائے یہ وصیت سے پہلے کیا جائے۔

اگر اسکا قرض 20 روپے ہے اور اس نے 40 روپے ترکہ چھوڑا تو 20 روپے بچ گئے۔

لیکن اگر اسکا قرض ایک شخص کا 10 روپے ہے اور دوسرے کا 5 روپے اور اس نے 9 روپے چھوڑے

مسئلہ ۱۵ ترکہ ۹ روپے

ایک شخص کا قرض ۱۰ روپے	دوسرے کا ۵ روپے
اسکو ملے گا ۶	اسکو ۳

یہ 2 اور ایک کی نسبت ہوگی یا ایک کا $\frac{2}{3}$ دو تہائی قرض ہے ایک کا $\frac{1}{3}$ ایک تہائی۔ اب ۹ کا دو تہائی ۶ اور ۹ کا ایک تہائی ۳ حق مہر ادا نہیں کیا تو یہ قرضہ ہے اس کو ادا کرنا ہوگا۔

ایک شخص مر گیا۔ اسکے بیٹے کے پاس ایک شخص آیا اور اسے کہا کہ تیرے باپ کے پاس میں نے ایک ہزار روپے امانت رکھے تھے اور دوسرا شخص آیا اور کہا کہ میں نے تیرے باپ کو ایک ہزار قرض دیا ہے۔ اس بیٹے نے کہا کہ تم دونوں سچ کہتے ہو اب میت نے ترکہ کل ایک ہزار چھوڑا ہے تو بیٹا پانچ پانچ سو دونوں کو دے دے۔ نیز میت کا قرضہ وصول کر کے ورثاء میں تقسیم کیا جائے گا۔

وصیت: اگر میت کا ترکہ ۲۱ کنال زمین ہے تو وہ ۷ کنال زمین کی وصیت کر سکتا ہے پاگل مجنون نابالغ نہیں کر سکتا اور اگر پیٹ کے بچہ کیلئے وصیت کی ۶ ماہ کے اندر پیدا ہو گیا تو نافذ ہوگی وصیت واجبہ اور مستحب کرے مباح اور مکروہ وصیت سے پرہیز کرے ورثا بالغ ہیں اور نابالغ اور مجنون نہیں تو میت کے تہائی مال سے زائد کی وصیت جائز کر دیں تو نافذ ہوگی اگر تین لاکھ روپیہ ہے تو ایک لاکھ کی یعنی $\frac{1}{3}$ ایک تہائی کی وصیت کر سکتا ہے خواہ وہ چاندی سونا ہو یا نقد روپیہ پیسہ ہے یا زمین یا دیگر اموال وصیت تیسرا حصہ کی اچھے کام کے لئے کر سکتا ہے زیادہ کی نہیں اور تیسرے

حصہ سے کم کی بھی کر سکتا ہے۔ مسلم کی وصیت ذمی کافر کے لیے اور ذمی کی وصیت مسلمان کے لئے جائز ہے۔ مسلمان کی وصیت عیسائی فقراء کے لیے جائز ہے۔ وصیت بیت المال پر مقدم ہے۔ تہائی مال کی وصیت میں وارثوں کی رضامندی ضروری نہیں۔

پوتا: ایک شخص مر گیا اس نے ایک لڑکا اور ایک پوتا چھوڑا تو پوتے کو کچھ نہیں ملے گا۔

مسئلہ ترکہ ایک ایکٹر زمین یا ایک لاکھ روپے

بیٹا سارا مال لے گا	پوتا
۱	محجوب

اب وہ اپنی زندگی میں پوتے کے لئے وصیت کرے وارث کے لیے وصیت باطل ہے اگر دوسرے وارث اجازت نہ دیں۔ پوتا وارث نہیں بن رہا اسلئے اسکو وصیت کر کے مال دے جائے۔

اعتراض

آج کے نام نہاد تعلیم یافتہ لوگ معترض ہیں پوتا کیوں محروم ہے اب اصول ہے نزدیکی رشتہ داری۔ دور کی رشتہ داری کو محروم کرے گی پھر اب ایک آدمی مر گیا اسکا والد بھی زندہ ہے دادا بھی اب دادا محروم ہے باپ کو سب ملے گا اب اصل اولاد تو دادا کی ہے والد کی وجہ سے دادا محروم ہو گیا اسی طرح بیٹا ہونے کی صورت میں پوتا محروم ہوا دادا میت کے باپ کو پالا بڑا کیا اسکے لئے جائیداد بنائی پھر بھی پوتے کا وارث نہ ہوا۔

اب بڑا بھائی ہے اسنے اپنے چھوٹے بھائی کو پالا بڑا کیا علم پڑھایا روزگار لگایا اب چھوٹے بھائی کے گھر بچہ پیدا ہوا دوسرے دن چھوٹے بھائی کی موت ہوگئی اب چھوٹے بھائی کا سارا مال اسکے ایک دن کے بچے کو ملے گا اب بڑے بھائی کی خدمت کدھر گئی ایسے اعتراض کرنا جہالت ہے کہ پوتا وارث کیوں نہیں؟

میراث سے محروم کرنے والے ۴ اسباب ہیں:

(۱) غلام ہونا (۲) مورث کا قاتل ہونا (۳) دین کا اختلاف مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہ ہوگا (۴) ملکوں کا اختلاف مسلمان جس ملک میں ہونگے ایک دوسرے کے وارث ہونگے یہ فقط کفار کے لئے جنکی الگ فوج الگ بادشاہ اور وہ ایک دوسرے کا خون حلال سمجھتے ہوں۔

قاتل ہونا: اگر کوئی شخص مکلف ہے (مجنون پاگل یا بچہ نہیں ہے) اپنے مورث کو قتل کردے تو مقتول کا ترکہ سے اسے کچھ نہیں ملے گا میراث سے محروم ہوگا اس سے مراد ایسا قتل ہے جس سے قصاص یا کفارہ واجب ہو تو میراث سے محروم ہوگا

قتل کی مختلف اقسام

(۱) قتل عمد: تیز دھار آلہ۔ گولی یا آگ سے جلانا قتل عمد ہے۔

(۲) شبہ عمد: اگر اینٹ پتھر یا لاٹھیوں سے مار مار کر قتل کرے۔

(۳) قتل خطا: اسکو حربی یا مرتد سمجھ کر قتل کیا یا شکار سمجھ کر یا شکار پر گولی چلائی اسکو جا لگی۔

(۴) قائم مقام خطا: سوتے ہیں یا چھت سے انسان پر گر پڑا اور وہ مرگیا ان سب صورتوں میں وارث نہ بنے گا ان میں یا تو قصاص ہے یا کفارہ۔

(۵) قتل بالسبب (۵) اگر راستہ میں پتھر یا لکڑی رکھی اور اس سے ٹھوکر کھا کر مورث مرگیا یا پرائے جگہ میں کنواں کھودایا اور اسمیں گر کر مرگیا تو اس صورت میں عصبہ پر دیت ہے قاتل پر نہ قصاص ہے نہ کفارہ ایسی صورت میں وارث بنے گا قاتل کے باپ بیٹے کے لیے وصیت کرسکتا ہے عورت نے خاوند کو قتل کردیا اب شوہر عورت کے باپ کے لیے وصیت کرسکتا ہے یا ایک بھائی۔ نے دوسرے بھائی کو قتل کردیا تو مقتول مورث بھتجا کے لیے وصیت کرسکتا ہے۔

(۲) دین کا اختلاف

(۱) اگر کوئی اسلام چھوڑ کر دوسرا مذہب اختیار کرے (معاذ اللہ) مرتد ہوجائے تو اسلام کے زمانے کے اموال قرضے اتار کر مسلمان ورثاء میں تقسیم ہونگے اور کفر کے زمانے کے اموال فقراء پر تقسیم ہونگے یا صدقہ کردیے جائیں گے۔ اگر کافر مسلمان ہوگیا اس کا کوئی وارث نہ ہو تو جسکے ہاتھ پر مسلمان ہوا وہ سارا مال لے گا۔

(۲) مرتد عورت کے اموال زمانہ اسلام زمانہ اتداد کے ورثاء پر تقسیم ہونگے مرتد اور مرتدہ کسی مسلمان کے مال کے وارث نہ ہونگے بلکہ دوسرے مرتد کے کبھی وارث نہ بنیں گے البتہ پوری بستی مرتد ہوگی تو ایک دوسرے کا مال ورثہ میں پائیں گے

(۳) اگر باپ قادیانی ہوگیا تو بیٹا مسلمان ہے تو بیٹا وارث نہ ہوگا نہ باپ
(۴) اگر بیٹا قادیانی ہوگیا باپ مسلمان ہے تب بھی ایک دوسرے کے وارث نہ ہونگے کفار کے مختلف گروہ یہودی۔ کفار عیسائی۔ بت پرست سب ایک دوسرے کے وارث ہونگے۔

تجہیز و تکفین۔ قرضہ جات اور وصیت کے بعد جو میراث بچ گئی اسکی تقسیم درج ذیل ترتیب سے عمل میں آئے گی۔ اب وارثوں کا حق مال پر ہوگا۔

(۱) اصحاب فرائض: ان ورثا میں تقسیم ہوگا جو قرآن و حدیث اور اجماع امت کی رو سے مقررہ حصوں والے ہیں اصحاب فرائض نہ ہوں یا مال بچ جائے تو عصبات نسبیہ پر تقسیم ہوگا اگر عصبات نہ ہو جائے تو ذوالفرائض کی طرف دوبارہ لوٹے گا۔ ذوالفرائض نہ ہو تو ذوالارحام کو دیا جائے گا۔

پھر وہ شخص جس کے نسب کا مرنے والے نے کسی دوسرے پر اس طرح اقرار کیا ہو کہ اس کا نسب اسکے اقرار کی وجہ سے ثابت نہ ہوسکا یعنی جس پر نسب کا اقرار کیا ہو کہ اس نے تصدیق نہ کی ہو بشرطیکہ اقرار کنندہ اپنے اقرار پر مرا ہو مثلاً مرنے والے نے ایک شخص کے بارے میں یہ اقرار کیا کہ یہ میرا بھائی ہے اب اس اقرار کا مفہوم یہ ہوا کہ اس شخص کا نسب میرے باپ سے ثابت ہے اور باپ اسکو اپنا بیٹا تسلیم نہیں کرتا پھر جو بچا ہو وہ اس شخص کو دیا جائے جس کے لئے میت نے کل مال کی وصیت کی تھی اور پھر بھی بچے تو صدقہ کردینگے۔

اصحاب فرائض کا بیان

یہ حصے جن کا ذکر ہوا شرعی طور پر بارہ قسم کے افراد کے لئے مقرر ہیں ان کو اصحاب فرائض کہتے ہیں ان میں سے چار مرد اور آٹھ عورتیں ہیں، مرد یہ ہیں (۱) باپ (۲) جد صحیح یعنی دادا پردادا (اوپر تک)۔ (۳) ماں جایا بھائی (۴) شوہر عورتیں یہ ہیں (۱) بیوی (۲) بیٹی (۳) پوتی (نیچے تک)۔ (۴) حقیقی بہن (۵) باپ شریک بہن (۶) ماں شریک بہن (۷) ماں (۸) اور جدۂ صحیحہ۔

مسئلہ ا جد صحیح، اس دادا کو کہتے ہیں کہ جس کی میت کی طرف نسبت میں مونث کا واسطہ بیچ میں نہ آئے۔ جیسے باپ کا باپ اور دادا کا باپ (عالمگیری ص $\frac{۴۴۸}{۴}$)

مسئلہ ۲ جد فاسد۔ اس کو کہتے ہیں جس کی میت کی طرف نسبت میں مونث کا واسطہ آئے جیسے ماں کا باپ جس کو ہم نانا کہتے ہیں، یا ماں کے باپ کا باپ یا دادی کا باپ۔

مسئلہ۳ جدۂ صحیحہ۔ وہ دادی ہے جس کی نسبت میت کی طرف کی جائے تو درمیان میں جد فاسد کا واسطہ نہ آئے لہٰذا باپ کی ماں اور ماں کی ماں دونوں جدۂ صحیحہ ہیں۔

مسئلہ۴ جدۂ فاسدہ وہ دادی یا نانی ہے جس کی میت کی طرف نسبت میں جد فاسد آجائے، جیسے نانا کی ماں اور دادی کے باپ کی ماں (شریفیہ ع ۲۳)

مسئلہ۵ جد صحیح اور جدۂ صحیحہ اصحاب فرائض میں سے ہیں، جب کہ جد فاسد اور جدۂ فاسدہ اصحاب فرائض میں سے نہیں ہیں بلکہ ذوی الارحام میں سے ہیں، ان کا مفصل بیان ذوی الارحام کی بحث میں آئیگا۔ (شریفیہ ع ۲۳)

باپ کے حصوں کا بیان

مسئلہ۱ باپ کی تین مختلف حالتیں ہیں اور ہر حالت میں اس کا الگ حصّہ ہے۔

مسئلہ۲ جب باپ کے ساتھ میت کا کوئی بیٹا، یا پوتا (نیچے تک) ہو تو باپ کو کل مال میں سے صرف چھٹا حصّہ ملے گا، یعنی $\frac{1}{6}$ (عالمگیری $\frac{448}{6}$)

مثلاً۔۱ مسئلہ۶

باپ	بیٹا
۱	۵

یا۔۲ مسئلہ۶

باپ	پوتا
۱	۵

مثلاً اگر کوئی شخص مر گیا اسنے ۶۰۰ گز زمین ترکہ میں چھوڑی ہے ۱۰۰ اسکے باپ کو اور ۵۰۰ بیٹے کو ملے گا

۶ کنال زمین ترکہ میں بچی ہے اور اسکا ایک بیٹا اور ایک والد ہے تو ۵ کنال بیٹا کو ایک ا کنال والد لے گا اسی طرح سونا اگر ۱۲ اتولہ ہے تو ۲ تولے والد ۱۰ اتولے بیٹا لے گا اسی طرح کل مال تقسیم ہوگا اسی نسبت سے پوتے کو

مسئلہ۳ اگر باپ کے ساتھ میت کی بیٹی یا پوتی (نیچے تک) ہے، تو باپ کو چھٹا حصہ بطور صاحب فرض کے ملے گا اور اگر تقسیم کے بعد بچ جائے گا تو وہ باپ کو بطور عصبہ کے ملے گا (عالمگیری $\frac{448}{6}$ خزانۃ المفتین)

اب اگر کوئی شخص فوت ہو گیا اسکی ایک بیٹی اور ایک باپ ہے یا ایک پوتی ہے اور ایک باپ بھی وارثوں میں فقط دو ہیں باپ کو چھٹا حصہ فرض ہے اور بیٹی کا آدھا

کل مال چھ۶ روپے ہے باپ کو ایک روپیہ ملے گا اور بیٹی کو ۳ روپے کل ۴ روپے ہو گئے اب ۲ روپے کدھر جائیں یعنی باپ کو ملیں گے باپ کے نصف ہو گے اور بیٹی کے نصف اسی طرح بیٹی نہیں ہے اسکی جگہ پوتی ہے تو کل مال آدھا باپ اور آدھی پوتی لے گی باپ کا چھٹا حصہ تھا آدھا اسلیے ملا کہ۔ بچا ہوا مال صاحب فرائض نسبیہ کو لوٹتا ہے اسکو رد کہتے ہیں یہ تفصیل آگے آئے گی۔ باپ عصبہ بن جائے گا۔

مثلاً۔۱ مسئلہ ٦ یا۔۲ مسئلہ ٦

باپ	بیٹی
۱ + ۲ = ۳	۳

باپ	پوتی
۱ + ۲ = ۳	۳

مسئلہ ۴ جب باپ کے ساتھ میت کا بیٹا بیٹی یا پوتا پوتی (نیچے تک) نہ ہو تو باپ کو صرف بطور عصوبت اصحاب فرائض سے بچ جانے کے بعد ہی ملے گا، اور اس صورت میں کوئی معین حصہ نہیں بلکہ جو کچھ بچا ہو گا وہ سب باپ کو ملے گا، (سراجی ع ۷)

مسئلہ ۱

باپ ۱	بہن بھائی
کل مال لے گا	محروم

مثلاً = مسئلہ ۳

ماں	باپ
۱	۲

مسئلہ تین سے مراد مال کے تین حصے ہونگے تہائی $\frac{1}{3}$ ماں لے گی باقی باپ

جد صحیح کے حصوں کا بیان

مسئلہ ۱ جب باپ نہ ہو تو دادا (جد صحیح) سوائے چند صورتوں کے باپ ہی کی طرح ہے، (سراجی ۴ شریفیہ ۲۴)

مثال۔۱۔ مسئلہ ٦ مثال۔۲۔ مسئلہ ٦

دادا	بیٹا
۱	۵

دادا	پوتا
۱	۵

مثال۔۳۔ مسئلہ ٦ مثال۔۴۔ مسئلہ ٦

دادا	بیٹی
۱ + ۲ = ۳	۳

دادا	پوتی
۱ + ۲ = ۳	۳

مسئلہ چھ سے مراد مال کے چھ حصے کریں گے ایک حصہ دادا کو نصف مال بیٹی کا چھ کا نصف تین اب دو حصے بچ گئے یہ بطور عصبہ دادا کو ملیں گے۔

مثال ۔۵۔ مسئلہ۳

ماں	دادا	۱	
ماں	دادا	دادا	بہن بھائی
۱	۲	۱	م

مسئلہ۲ = باپ کی ماں، باپ کے ہوتے ہوئے میراث سے محروم ہوگی مگر دادا کے ہوتے ہوئے محروم نہ ہوگی۔ (شریفہ ص۲۴)

مثال ۔۱۔ مسئلہ۱

دادی	باپ
م	۱

مثال ۔۲۔ مسئلہ۶

دادا	دادی
۵	۱

مسئلہ۳ = اگر شوہر یا بیوی کا انتقال ہو جائے اور دونوں میں سے کوئی ایک زندہ ہو اور اس کے ساتھ میت کے ماں باپ بھی ہوں تو اس صورت میں باپ تو ماں کے حصہ کو گھٹا دیگا کہ شوہر یا بیوی کے حصہ کے بعد جو بچے گا وہ اس کا تہائی پائے گی اور اگر باپ کی جگہ دادا ہو تو وہ ماں کا حصہ نہیں گھٹا سکتا بلکہ ماں دادا کے ہوتے ہوئے پورے مال کا تہائی پائے گی۔ اسکو مثال سے یوں سمجھنا چاہیئے۔

مثال ۔۱۔ مسئلہ۶

باپ	ماں	شوہر
۲	۱	۳

اس کی توضیح یہ ہے کہ شوہر کو نصف ملا، اور ماں کو شوہر کا حصہ نکالنے کے بعد جو بچا تھا۔ اس میں سے تہائی ملا، حالانکہ ماں کا حصہ کل مال کا تہائی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر ہم ماں کو کل مال کا تہائی دیتے تو اس کا حصہ باپ کے برابر ہو جاتا جو درست نہیں، اسلیئے باپ نے ماں کے حصہ کو گھٹا دیا جبکہ دادا ایک واسطہ ہو جانے کی وجہ سے ایسا نہیں کر سکتا، مثال ملاخطہ ہو، (مصنف)
اگر ۱۲ ایکٹر زمین ہے $\frac{1}{4}$ بیوی کو یعنی ۳ ایکٹر اور $\frac{1}{3}$ ماں کو یعنی ۴ ایکٹر باقی دادا لے گا۔

مثال ۔۱۔ مسئلہ۱۲

ماں	بیوی	دادا
۴	۳	۵

اس صورت میں ماں کو پورے مال کا تہائی ملے گا۔

مسئلہ۴ = حقیقی بھائی بہن ہوں یا علاتی ہوں یا اخیافی سب کے سب باپ کے ہوتے ہوئے بالاتفاق محروم ہے عالمگیری۔کافی۔سراجی

مثالیں ملاحظہ ہوں:۔

مثال۔۱۔ مسئلہ ۱

باپ	حقیقی بہن	حقیقی بھائی
۱	م	م

امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دادا کے ہوتے ہوئے بہن بھائی محروم ہونے کا فتویٰ دیا (سراجی۔کافی عالمگیری)

مثال۔۲۔ مسئلہ ۱

دادا	بھائی	بہن
۱	م	م

مسئلہ۵ = باپ کے ہوتے ہوئے دادا محروم رہے گا کیونکہ رشتہ داری میں اصل باپ ہی ہے،

مثال۔ مسئلہ ۱

باپ	دادا
۱	م

ماں شریک بھائیوں اور بہنوں کے حصّہ کا بیان

مسئلہ ۱ اخیافی بہن بھائی اگر ماں شریک بھائی۔بہن صرف ایک ہے تو اسے چھٹا حصہ ملے گا

مثال۔ مسئلہ ۱ ۶

شوہر	ماں شریک بھائی	چچا
۳	۱	۲

(اگر چچا زندہ نہیں تو اسکی مذکر اولاد کو ملے گا) اخیافی بہن بھائی اور ان کی اولاد عصبہ نہیں بنے گی۔

مسئلہ۲ = اگر ماں شریک بھائی۔بہن دو یا دو سے زائد ہوں تو وہ سب ایک تہائی $\frac{1}{3}$ میں شریک ہو جائیں گے۔اور ان بھائی بہنوں کو برابر حصہ ملے گا (سراجی صـ ۷)

مثال۔ مسئلہ۱۲

بیوی	ماں شریک بھائی	ماں شریک بہن	چچا
۳	۲	۲	۵

مسئلہ۳ = ماں شریک بھائی یا بہن میت کے بیٹا بیٹی، پوتا پوتی (نیچے تک) باپ یا دادا کے ہوتے ہوئے محروم ہو جائیں گے، (علمگیری ۴۵۰/۶

مثال۔۱۔ مسئلہ۱

باپ	ماں شریک بھائی
۱	م

مثال۔۲۔ مسئلہ۱

دادا	ماں شریک بھائی
۱	م

نوٹ۔ ماں شریک بہنیں بھی عام حالتوں میں ماں شریک بھائیوں کی طرح ہیں۔

شوہر کے حصّوں کا بیان

مسئلہ۱ = شوہر کو کل مال کا آدھا ۱/۲ اس صورت میں ملے گا جبکہ اس کے ساتھ میت کا کوئی بیٹا بیٹی یا پوتا پوتی (نیچے تک) نہ ہو (عالمگیری ۴۵۰/۶ ۔ درمختار ص ۶۷۶ یعنی ۲ لاکھ روپیہ ہے تو ایک لاکھ باپ کو ایک لاکھ شوہر کو ملے گا۔

مثال۔ مسئلہ۲ یہ میت عورت کی ہے اس کے باپ کو حصہ ملے گا۔

شوہر	باپ
۱	۱

مسئلہ۲ = اگر شوہر کے ساتھ میت کا کوئی بیٹا بیٹی یا پوتا پوتی (نیچے تک) ہو تو اس صورت میں شوہر کو چوتھائی حصہ ملے گا ۱/۴، (عالمگیری ۴۵۰/۶ ۔ درمختار ۶۷۶/۵)

مثال۱۔ مسئلہ۴ اگر اس میت عورت کا بیٹا پہلے خاوند سے ہے تب بھی شوہر کو چوتھائی حصہ ملے گا۔

بیٹا	شوہر
۳	۱

یہاں میت عورت کا بھائی یعنی اس کی بیٹی کا ماموں ہوتا اس کو حصہ ملتا اب بیٹی کے نانے کا بھائی یعنی عورت میت کے چچا کو حصہ ملے گا۔

مثال۲۔ مسئلہ۴

بیٹی	چچا	شوہر
۲	۱	۱

مثال ۱۔ مسئلہ ۴

شوہر	پوتا
۱	۳

بیویوں کے حصّوں کا بیان

مسئلہ ۱ = اگر میت کی بیوی کے ساتھ میت کا بیٹا بیٹی یا پوتا پوتی نہ ہو تو اس کو کل مال کا چوتھائی $\frac{۱}{۴}$ ملے گا، (عالمگیری $\frac{۶۷۴}{۵}$) یعنی اگر ۴ تولہ سونا ہے تو ا تولہ بیوی کو ۳ تولہ بھائی کو۔

مثال۔ مسئلہ ۴

بیوی	بھائی
۱	۳

مسئلہ ۲ = اگر میت کی بیوی کے ساتھ میت کا بیٹا بیٹی یا پوتا پوتی ہو تو اسکو آٹھواں حصہ ملے گا $\frac{۱}{۸}$ (عالمگیری $\frac{۴۵۰}{۶}$ ۔ درمختار $\frac{۶۷۴}{۵}$ یعنی اگر ۸ کنال زمین ہے ایک کنال بیوی کو ۷ کنال بیٹے کو اگر بیٹا نہیں ہے تو پوتے کو ۷ کنال ملے گی۔ اگر دو یا زائد بیویاں ہیں تو وہ آٹھویں حصہ میں یعنی ایک کنال میں برابر کی شریک ہوں گی۔

مثال۔ مسئلہ ۸

بیٹا	بیوی
۷	۱

مثال۔ مسئلہ ۸

پوتا	بیوی
۷	۱

اولاد پیدا کرنے کا سبب ہونے کی وجہ سے شوہر اور بیوی اپنے مقررہ حصہ سے زیادہ نہیں لے سکتے ان پر رد نہیں ہے۔ نسبی اصحاب الفرائض پر رد ہے۔

حقیقی بیٹیوں کے حصوں کا بیان

مسئلہ ۱ = اگر صرف ایک بیٹی ہو تو اس کو آدھا $\frac{۱}{۲}$ ملے گا، (عالمگیری $\frac{۴۴۸}{۶}$ ۔ درمختار ص ۶۷۶)

مثال ۱۔ مسئلہ ۶

باپ	بیٹی
۱+۲=۳	۳

مسئلہ ۲ = اگر بیٹیاں دو یا دو سے زائد ہوں تو ان سب کو دو تہائی $\frac{۲}{۳}$ ملے گا۔ اور ان میں۔ برابر برابر تقسیم ہوگا، (عالمگیری $\frac{۴۴۸}{۶}$ درمختار ۶۷۶)

مسئلہ۳

بیٹی	بیٹی	بھائی
۱	۱	۱ عصبہ

مسئلہ۳ = اور اگر بیٹی کے ساتھ میت کا لڑکا بھی ہو تو بیٹی اور بیٹا دونوں عصبہ بن جائیں گے اور مال بطور عصوبت دونوں میں اس طرح تقسیم ہوگا کہ بیٹے کو بہ نسبت بیٹی کے دوگنا دیا جائے گا،(عالمگیری $\frac{۴۴۸}{۶}$ درمختار ص $\frac{۶۷۶}{۵}$)

مثال۔۱۔ مسئلہ۴

شوہر	بیٹی	بیٹا
۱	۱	۲

مثال۔۲۔ مسئلہ۲۴

شوہر	بیٹی	بیٹی	بیٹا	بیٹا
۶	۳	۳	۶	۶

پوتیوں کے حصوں کا بیان

مسئلہ۱ = اگر میت کے بیٹا نہیں صرف ایک پوتی ہے تو اس کو آدھا $\frac{۱}{۲}$ ملے گا،(عالمگیری $\frac{۴۴۸}{۶}$ درمختار ص $\frac{۶۷۶}{۵}$)

مسئلہ۸

بیوی	چچا	پوتی
۱	۳	۴

مسئلہ۲ = اگر میت کا بیٹا بیٹی نہیں ہے دو پوتیاں ہیں یا دو سے زائد تو وہ دو تہائی میں شریک ہوں گی (عالمگیری $\frac{۴۴۸}{۶}$ درمختار ص $\frac{۶۷۶}{۵}$)

مثال۔ مسئلہ۱۲

شوہر	چچا	پوتی	پوتی	پوتی	پوتی
۳	۱	۲	۲	۲	۲

مسئلہ۳ = اگر میت کی ایک بیٹی ہے تو پوتی ایک ہو یا ایک سے زائد وہ سب کی سب چھٹے حصے $\frac{۱}{۶}$ میں شریک ہوں گی، تا کہ لڑکیوں کا حصہ دو تہائی پورا ہو جائے اس سے زائد نہ ہو، کیونکہ قرآن

کریم میں لڑکیوں کا حصہ دو تہائی سے زائد کسی صورت میں نہیں ہے، اب آدھا تو حقیقی بیٹی نے قوت قرابت کی وجہ سے لے لیا تو صرف چھٹا حصہ ہی باقی رہا جو پوتیوں کو ملجائے گا، (شریفیہ ۳۴ عالمگیری ۴۴۸/۶ درمختار ص ۶۷۶/۵) عورتوں کا زیادہ سے زیادہ حصہ دو تہائی ہے ۱۲ سے ۸ اب بیٹی کو نصف ۶ مل گیا ۲ بچ گیا یہ پوتی کو دیں گے۔

مثال۔ مسئلہ ۱۲

شوہر	بیٹی	پوتی	پوتی	چچا
۳	۶	۱	۱	۱

مسئلہ ۴ = پوتیاں میت کی دو حقیقی بیٹیوں کے ہوتے ہوئے محروم ہو جائیں گی بشرطیکہ میت کا کوئی پوتا پر پوتا (نیچے تک) نہ ہو (عالمگیری ۴۴۸/۶ درمختار ص ۶۷۶/۵)

مثال۔ مسئلہ ۲۴

زوجہ	بیٹی	بیٹی	پوتی	چچا
۳	۸	۸	م	۵

مسئلہ ۵ = اگر پوتیوں کے ساتھ میت کی دو حقیقی بیٹیاں بھی ہوں اور پوتا یا پر پوتا (نیچے تک) ہو، تو پوتیاں، پوتے یا پر پوتے کے ساتھ عصبہ ہو جائیں گی، (عالمگیری ۴۴۸/۶ درمختار ص ۶۷۶/۵)

مثال۔۱۔ مسئلہ ۳ ع ۹

بیٹی	بیٹی	پوتی		پوتا
۱/۳	۱/۳	۱	۱/۳	۲

مثال۔۲۔ مسئلہ ۳ ع ۹

بیٹی	بیٹی	پوتی		پر پوتا
۱/۳	۱/۳	۱	۱/۳	۲

یعنی بیٹیاں ۱۹ ایکڑ زمین سے ۲/۳ یعنی ۱۶ ایکڑ لیں گے۔ دو تہائی سے زیادہ لڑکیوں کا حصہ نہیں ہے باقی ۱۳ ایکڑ میں ۱۲ ایکڑ پوتا ایک ایکڑ پوتی لے گی پوتی نے اپنے بھائی سے حصہ لیا ہے لڑکے کا حصہ لڑکی سے دگنا ہے اگر پوتا پوتی نہیں ہے تو چچا کی مذکر اولاد لے گی چچا زاد بہنوں کو حصہ نہیں مل سکتا یعنی میت کے بھتیجے وارث ہونگے بھتیجیاں وارث نہیں بنیں گی۔

افغانستان سے مسئلہ آیا ایک شخص فوت ہو گیا ۶ جریب زمین چھوڑی اسکے ۲ بیٹے تھے ایک سے ایک بیٹا ہے ایک سے پانچ بیٹے ہیں انکے والد پہلے فوت ہو گئے ہیں اب تقسیم کیسے ہوگی۔

یعنی دادا کی ٦ جریب زمین ہے اسکے دونوں بیٹے فوت ہیں پوتے ایک بیٹے سے ایک اور دوسرے سے ۵ ہیں۔

میت ٦ جریب زمین ترکہ:

۱ پوتا (ایک بیٹے سے)	۵ پوتے (دوسرے بیٹے سے)
۱ جریب	۵ جریب

ہر ایک کو ایک ایک جریب ملے گی اگر بیٹے زندہ ہوتے تو دونوں کو تین تین جریب ملتی پھر تین جریب والے بیٹے کا ایک بیٹا تھا اسکو ۳ جریب ملتی لیکن اب پوتوں میں حصہ برابر تقسیم ہوگا مسئلہ سراجی میں نہیں ہے عالمگیری میں ہے یہ اورنگزیب عالم گیر رحمۃ اللہ علیہ کا احسان ہے کہ ۵۰۰ علماء کو بیٹھا کر ایک مضبوط قانون بنا گیا یہ ۵۰۰ علماء کی متفقہ تصنیف ہے۔ دو لاکھ روپے اس کی تصنیف پر خرچہ آیا تھا

مسئلہ ٦ = پوتیوں کے ساتھ اگر میت کا بیٹا ہو تو پوتیاں محروم ہو جائیں گی، (عالمگیری $\frac{۴۴۸}{٦}$، درمختار ص$\frac{٦٧٦}{۵}$)

مثال ۔۱۔ مسئلہ ۱ کل مال بیٹے کا۔

پوتی	پوتی	بیٹا
م	م	۱

حقیقی بہنوں کے حصّوں کا بیان

مسئلہ ۱ = اگر بہن ایک ہے تو اسے آدھا $\frac{۱}{۲}$ ملے گا۔ (عالمگیری $\frac{۴۴۸}{٦}$، درمختار $\frac{٦٧٦}{۵}$)

کل مال آدھا آدھا ہوگا اگر چچا زندہ ہے ورنہ چچا کی مذکر اولاد وارث ہے۔

مثال۔ مسئلہ ۲

بہن	چچا
۱	۱

مسئلہ ۲ = اگر بہنیں دو یا دو سے زائد ہیں تو وہ دو تہائی $\frac{۲}{۳}$ میں شریک ہوں گی۔ (عالمگیری $\frac{۴۴۸}{٦}$، درمختار $\frac{٦٧٦}{۵}$)

کل مال کے ۳ حصے کریں گے ۲ حصہ بہنوں کا اور تیسرا حصہ چچا کا چچا نہ ہو تو اسکی مذکر اولاد۔

مثال ۔۱۔ مسئلہ ۳

بہن	بہن	چچا
۱	۱	۱

مسئلہ ۳ = اگر میت کی بہنوں کے ساتھ میت کا کوئی بھائی بھی ہو تو وہ اس کے ساتھ مل

کر عصبہ ہو جائیں گی اور تقسیم مال فَلِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الاُنْثَیَیْنِ کی بنیاد پر ہوگی یعنی مرد کو دو عورتوں کے برابر حصہ ملے گا۔ (عالمگیری ۴۴۸/۶، درمختار ۶۷۶/۵)

کل مال کے ۴ چار حصے ہونگے نصف بھائی نصف دونوں بہنیں۔

مثال۔ا۔ مسئلہ۴

بہن	بہن	بھائی
۱	۱	۲

مسئلہ۴ = اگر بہنوں کے ساتھ میت کی کوئی بیٹی، پوتی یا پر پوتی (نیچے تک) ہو تو اب بہن عصبہ بن جائیگی، یعنی جو کچھ باقی بچے گا وہ لے گی، کیونکہ حدیث مین فرمایا بہنوں کو بیٹیوں کے ساتھ عصبہ بناؤ، درمختار ۶۷۶/۵ بحرالرائق تبیین)

کل مال ۶ حصوں میں تقسیم ہوگا ۳ حصے یعنی نصف بیٹی باقی دو حصے بہن ایک حصہ پوتی

مثال۔ا۔ مسئلہ۶

بیٹی	پوتی	بہن
۳	۱	۲

باپ شریک بہنوں کے حصّوں کا بیان (علاتی بہنیں)

مسئلہ۱ = اگر باپ شریک بہن ایک ہو اور حقیقی بہن کوئی نہ ہو تو اسے آدھا ملے گا (عالمگیری ۴۵۰/۶ درمختار ۶۷۶/۵)

مثال۔ مسئلہ۲

باپ شریک بہن	چچا
۱	۱

جہاں چچا لکھا ہے وہ چچا یا چچا زندہ نہیں ہے تو چچا زاد (یعنی چچا کی نرینہ اولاد) اگر وہ نہیں ہے تو چچا کا چچا اگر وہ نہیں تو اسکا چچا۔

مسئلہ۲ = اگر دو یا دو سے زائد باپ شریک بہنیں ہوں تو وہ دو تہائی ۲/۳ میں شریک ہوں گی، درمختار ۶۷۶/۵ (عالمگیری ۴۵۰/۶)

مثال۔ مسئلہ۳

باپ شریک بہن	باپ شریک بہن	چچا
۱	۱	۱

مسئلہ۳ = اگر میت کی باپ شریک بہن یا بہنوں کے ساتھ ایک حقیقی بہن ہو، تو باپ شریک بہن یا بہنوں کو صرف چھٹا تکملۃ للثلثین ملے گا، (عالمگیری ۴۵۰/۶ درمختار ۶۷۶/۵)

مثال۔ مسئلہ۶

بہن	باپ شریک بہن	چچا
۳	۱	۲

مسئلہ۴ = اگر باپ شریک بہن کے ساتھ میت کی دو حقیقی بہنیں ہوں تو اسکو کچھ نہ ملیگا اسلیئے کہ دو تہائی جو زائد سے زائد بہنوں کا حصہ تھا وہ پورا ہو چکا، (عالمگیری ۴۵۰/۶ درمختار ۶۷۶/۵)

مثال۔ مسئلہ۳

بہن	بہن	باپ شریک بہن	چچا
۱	۱	م	۱

مسئلہ۵ = اگر باپ شریک بہن کے ساتھ میت کی دو حقیقی بہنیں ہوں اور باپ شریک بھائی بھی ہو تو حقیقی بہنوں کے حصہ کے بعد جو کچھ بچے گا وہ ان کے درمیان فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الاُنْثَيَيْنِ کی بنیاد پر تقسم ہوگا (برابر عالمگیری ۴۰۴/۶ عالمگیری ۴۵۰/۶ درمختار ۶۷۶/۵

مثال۔ مسئلہ۳ ع ۹

بہن	بہن	باپ شریک بہن		باپ شریک بھائی
۱/۳	۱/۳	۱	۱/۳	۲

مسئلہ۶ = اگر باپ شریک بہنوں کے ساتھ میت کی بیٹیاں یا پوتیاں (نیچے تک) ہوں تو یہ بہنیں ان کے ساتھ عصبہ ہو جائیں گی، (عالمگیری ۴۵۰/۶ درمختار ص ۶۷۶/۵)

مثال۔ مسئلہ۲

بیٹی	باپ شریک بہن
۱	۱

مسئلہ۷ = حقیقی بھائی بہن ہوں یا باپ شریک سب کے سب بیٹے یا پوتے (نیچے تک) اور باپ کے ہوتے ہوئے بالاتفاق محروم رہتے ہیں، اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک دادا کے ہوتے

ہوئے بھی محروم ہوجاتے ہیں اور فتویٰ اسی پر ہے (عالمگیری ۴۵۰/۶ درمختار ص ۶۷۶/۵)

مثال ۔ا۔ مسئلہ ۱

بیٹا	حقیقی بھائی	حقیقی بہن	باپ شریک بھائی	باپ شریک بہن
ا	م	م	م	م

مثال ۔۲۔ مسئلہ ۱

باپ	حقیقی بھائی	حقیقی بہن	باپ شریک بھائی	باپ شریک بہن
ا	م	م	م	م

مسئلہ۸ = باپ شریک بھائی یا بہن، حقیقی بھائی کے ہوتے ہوئے محروم ہوجاتے ہیں (عالمگیری ۴۵۰/۶ درمختار ص ۶۷۶/۵)

مثال ۔ مسئلہ ۱

حقیقی بھائی	باپ شریک بھائی	باپ شریک بہن
ا	م	م

ماں کے حصوں کا بیان

مسئلہ ۱ = اگر میت کی ماں کے ساتھ میت کا کوئی بیٹا یا بیٹی یا پوتا یا پوتی ہو تو ماں کو چھٹا ۱/۶ ملے گا (عالمگیری ۴۵۰/۶ درمختار ص ۶۷۶/۵)

مال کے کل ۱۸ حصے کرینگے چھٹا حصہ یعنی ۳ ماں کا

مثال ۔ مسئلہ ۶ ۱۸

ماں	بیٹا	بیٹی
۳	۱۰	۵

مسئلہ ۲ = اگر میت کی ماں کے ساتھ میت کے دو بھائی بہن ہوں خواہ وہ حقیقی ہوں، باپ شریک ہوں یا ماں شریک، تو ماں کو اس صورت میں بھی چھٹا حصہ ۱/۶ ملے گا، (عالمگیری ۴۵۰/۶ درمختار ص ۶۷۶/۵)

مثال۔ مسئلہ ۶ ۱۸

ماں	بھائی	بہن
۳	۱۰	۵

مسئلہ۳ = اگر ماں کے ساتھ میت کے مذکور رشتہ دار نہ ہوں تو ماں کو کل مال کا تہائی حصہ $\frac{۱}{۳}$ ملے گا (عالمگیری $\frac{۴۴۹}{۶}$)

مثال۔ مسئلہ۳

ماں	چچا
۱	۲

مسئلہ۴ = اگر ماں کے ساتھ شوہر اور بیوی میں سے بھی کوئی ایک ہو تو پہلے شوہر یا بیوی کا حصہ دیا جائے گا، پھر جو بچے گا اس میں سے ایک تہائی ماں کو دیا جائیگا، اور یہ صرف دو صورتوں میں ہے، (عالمگیری $\frac{۴۴۹}{۶}$ درمختار

مثال ۔۱۔ مسئلہ۶

ماں	باپ	شوہر
۱	۲	۳

مثال ۔۲۔ مسئلہ۴

ماں	باپ	بیوی
۱	۲	۱

مسئلہ۸ = اگر مذکورہ صورتوں میں بجائے باپ کے دادا ہو تو ماں کو کل مال کا تہائی ملے گا $\frac{۱}{۳}$ (عالمگیری $\frac{۴۵۰}{۶}$)

مثال۔ مسئلہ۱۲

ماں	بیوی	دادا
۴	۳	۵

دادی کے حصوں کا بیان

مسئلہ۱ = جدہ صحیحہ جسکا بیان ہو چکا ہے اسکو چھٹا حصہ ملے گا، دادیاں اور نانیاں ایک سے زائد ہوں اور سب درجے میں برابر ہوں تو وہ بھی چھٹے حصے میں شریک ہوں گی (شریفیہ ۴۱ (عالمگیری ۴۵۰/۶ درمختار ص ۶۷۶/۵)

مثال-۱- مسئلہ۶

دادی	چچا
۱	۵

مثال-۲- مسئلہ۱۲

دادی	نانی	چچا
۱	۱	۱۰

مسئلہ۲ = اگر دادی و نانی کے ساتھ میت کی ماں بھی ہو تو دادی و نانی دونوں محروم ہوجائیں گی۔ (عالمگیری ۴۵۰/۶ درمختار ص ۶۷۶/۵)

مثال-۱- مسئلہ۱۲

بیوی	ماں	نانی	دادی	چچا
۳	۴	م	م	۵

مثال-۱- مسئلہ۱۲

شوہر	ماں	دادی	چچا
۶	۴	م	۲'

مسئلہ۳ = وہ دادیاں جو باپ کی طرف سے ہوں وہ باپ کے ہوتے ہوئے بھی محروم ہوجائیں گی۔ (شریفیہ ۲۲ عالمگیری ۴۵۰/۶ درمختار ص ۶۷۶/۵)

مثال-۲- مسئلہ۶

بیٹا	باپ	دادی (باپ کی ماں)
۵	۱	م

مسئلہ۴ = وہ دادیاں جو باپ کی طرف سے ہوں اور دادا سے اوپر ہوں وہ دادا کے ہوتے ہوئے ساقط ہوجائیں گی لیکن باپ کی ماں ساقط نہ ہوگی کیونکہ اس کی رشتہ داری دادا کے واسطے سے نہیں (درمختار ص ۶۷۶/۵)

مثال-۱- مسئلہ۴

بیوی	دادا	(پردادی)	دادا کی ماں
۱	۳		م

مثال-۲- مسئلہ۱۲

بیوی	دادا	دادی	(باپ کی ماں)
۳	۷	۲	

مسئلہ۵ = قریب والی دادی و نانی دور والی دادی اور نانی کو محروم کردے

مسئلہ۱۲

بیوی	باپ کی ماں	دادا	نانی کی ماں
۳	۲	۷	م

عصبات کا بیان

مسئلہ۱ = عصبات سے مراد وہ لوگ ہیں جن کے مقرر شدہ حصے نہیں، البتہ اصحاب فرائض سے جو بچتا ہے انہیں ملتا ہے، اور اصحاب فرائض نہوں تو تمام مال انہی میں تقسیم ہو جاتا ہے (عالمگیری $\frac{۴۵۱}{۶}$ الاختیار شرح المختار بحوالہ عالمگیری۔ درمختار $\frac{۶۷۷}{۵}$ عصبات کی دو قسمیں ہیں، ۱ عصبہ نسبی اور ۲ عصبہ سببی

مسئلہ۲ = عصبہ نسبی سے مراد وہ رشتہ دار ہیں جن کے مقررہ حصے نہیں ہیں، بلکہ اصحاب فرائض سے اگر کچھ بچتا ہے تو انہیں ملتا ہے، عصبہ نسبی کی تین قسمیں ہیں، ۱ عصبہ بنفسہ ۲، عصبہ بغیرہ ۳ عصبہ مع غیرہ (شریفہ ۴۵) ماں شریک بہن بھائی کبھی عصبہ نہیں بنیں گے اور نہ ان کی اولاد۔

مسئلہ۳ = عصبہ بنفسہ سے مراد وہ مرد ہے کہ جب اس کی نسبت میت کی طرف کی جائے تو درمیان میں کوئی عورت نہ آئے، عصبہ بنفسہ کی چار قسمیں ہیں، ان میں عورت داخل نہیں۔

پہلی قسم = جزو میت، یعنی، بیٹے پوتے (نیچے تک)

دوسری قسم = اصل میت، یعنی میت کا باپ دادا (اوپر تک)

تیسری قسم = میت کے باپ کا جزو، یعنی بھائی پھر انکی مذکر اولاد در اولاد (نیچے تک)
چوتھی قسم = میت کے دادا کا جزء، یعنی چچا پھر انکی مذکر اولاد در اولاد (نیچے تک)
مسئلہ۴ = ان چاروں قسموں میں وراثت بالترتیب جاری ہوگی، اور ترتیب وہی ہے جو ہم نے تقسیم میں اختیار کی ہے، یعنی اگر پہلی قسم کے لوگ موجود ہیں تو دوسری قسم کے لوگ عصبہ نہیں بنیں گے اور دوسری قسم کے ہوتے ہوئے تیسرے قسم کے عصبہ نہیں بنیں گے اور تیسری قسم کے ہوتے ہوئے چوتھی قسم کے نہیں بنیں گے، (درمختار ص ۶۷۷/۵)

مثال۔۱۔ مسئلہ۱۲

شوہر	بیٹا	باپ
۳	۷	۲

مذکورہ صورت میں باپ کو بطور عصوبت کچھ نہیں ملا ہے ۱/۶ بطور فرضیت دیا گیا ہے،

مثال۔۲۔ مسئلہ۴

شوہر	بیٹا	چچا
۱	۳	م

مسئلہ۵ = عصبات میں ترتیب وترجیح کا ایک اصول تو ہم نے ذکر کر دیا کہ رشتہ داری کا قرب دیکھا جائے گا اس کے بعد دوسرا اصول یہ ہے کہ قوۃ قرابت کو دیکھا جائیگا، یعنی دوہری رشتہ داری والے کو اکہری رشتہ داری والے پر ترجیح ہوگی، اس میں مرد عورت کی بھی تفریق نہیں،

مثال۔۱۔ مسئلہ۴

بیوی	حقیقی بھائی	باپ شریک بھائی
۱	۳	م

مثال۔۲۔ مسئلہ۸

بیوی	بیٹی	باپ شریک بھائی	حقیقی بہن
۱	۴	م	۳

مسئلہ۶ = عصبہ بغیرہ چار عورتیں ہیں، یہ وہ عورتیں ہیں جن کا مقررہ حصہ نصف یا دو تہائی ہے، یہ

عورتیں اپنے بھائیوں کی موجودگی میں عصبہ بن جائیں گی اور بجائے فرض کے صرف بطور عصوبت جو ملے گا وہ لیں گی، وہ عورتیں یہ ہیں ا بیٹی ۔۲ پوتی ۔۳ حقیقی بہن ۔۴ باپ شریک بہن ۔ (در مختار ص ۶۷۹/۵)

مثال ۔ا۔ مسئلہ ۴ مثلاً مال کے چار حصے کریں گے چار روپے ہیں

شوہر	بیٹا	بیٹی
ا	۲	ا

مثال ۔۲۔ مسئلہ ۲ ۶/ مثلاً مال ۶ کنال زمین ہے

شوہر	بھائی	بہن
۳	۲	ا

مسئلہ ۷ = وہ عورتیں جنکا فرض حصہ نہیں ہے مگر ان کا بھائی عصبہ ہے وہ اپنے بھائی کیساتھ عصبہ نہیں ہوں گی، (در مختار ص ۶۷۹/۵)

مثال ۔ا۔ مسئلہ ۴

زوجہ	چچا	پھوپھی
ا	۳	م

اس صورت میں باقی کل مال چچا کو ملے گا اور اسکی بہن جو میت کی پھوپھی ہے محروم رہے گی۔

مسئلہ ۸ = عصبہ مع غیرہ سے مراد وہ عورت ہے جو دوسری عورت کے ساتھ مل کر عصبہ بن جاتی ہے، جیسے حقیقی بہن یا باپ شریک بہن بیٹی کے ہوتے ہوئے عصبہ بن جاتی ہے۔

مثال ۔ مسئلہ ۸

بیوی	حقیقی بہن	بیٹی
ا	۳	۴

مثال ۔ مسئلہ ۸

بیوی	باپ شریک بہن	بیٹی
ا	۳	۴

حجب کا بیان

مسئلہ ا= علم الفرائض کی اصطلاح میں حجب سے مراد یہ ہے کہ کسی وارث کا حصہ کسی دوسرے وارث کی موجودگی کی وجہ سے یا تو کم ہو جائے یا بالکل ہی ختم ہو جائے اس کی دو قسمیں ہیں ا حجب نقصان اور ۲ حجب حرمان، (شریفہ ۵۷) محجوب دادا وارث ہے باپ کی وجہ سے محجوب ہوا۔
محروم ۔ قاتل بیٹا اور غلام جو وارث ہی نہ ہو۔ : کتاب میں محروم سمجھانے کے لیئے استعمال ہوا۔ والدین، زوجین اولاد بالکل حصہ سے محروم نہیں ہوتے۔

مسئلہ ۲= حجب نقصان یعنی وارث کے حصہ کا کم ہو جانا، پانچ قسم کے وارثوں کیلیئے ہے، شوہر کیلیئے۔
اب چار حصوں سے شوہر کو دو حصے ملنے تھے بیٹے نے کم کر دیئے

مثال ۔ا۔ مسئلہ ۴

شوہر	بیٹا
ا	۳

مثال ۔۲۔ مسئلہ ۸

بیوی	بیٹا
ا	۷

بیوی کو اگر اولاد نہ ہو تو چوتھائی ملتا ہے مگر اولاد حصہ کم کر دیتی ہے، یعنی بجائے چوتھائی کے آٹھواں ملے گا،

ماں کا حصہ بھی اولاد یا دو بھائی بہنوں کی موجودگی میں بجائے تہائی کے چھٹا رہ جاتا ہے۔

مثال ۔۳۔ مسئلہ ۶

ماں	بیٹا
ا	۵

۴ پوتی ۔ پوتی کا حصہ ایک حقیقی بیٹی کی موجودگی میں نصف سے کم ہو کر چھٹا رہ جاتا ہے۔

۵ باپ شریک، بہن ۔ اسکا حصہ ایک حقیقی بہن کی موجودگی میں نصف کے بجائے چھٹا رہ جاتا ہے۔

مثال ۔۴۔ مسئلہ ۶

بیٹی	پوتی	چچا
۳	ا	۲

مثال ۔۵۔ مسئلہ ٦

بہن	باپ شریک بہن	چچا
۳	۱	۲

مسئلہ۳ = حجب حرمان ۔یعنی کسی وارث کا دوسرے وارث کی وجہ سے محروم ہو جانا، (شریفیہ ۵۷)

مسئلہ۴ = ہر وہ شخص جس کو میت سے کسی شخص کے ذریعہ سے تعلق ہو وہ اس درمیانی شخص کی موجودگی میں وراثت سے محروم رہے گا، البتہ ماں شریک بہن اور بھائی اس قانون کے اطلاق سے مستثنیٰ ہیں، مثلاً دادا باپ کے ہوتے ہوئے محروم رہے گا۔

مثال ۔۱۔ مسئلہ۴

بیوی	باپ	دادا
۱	۳	م

مثال ۔۲۔ مسئلہ۱۲

بیوی	ماں	نانی	بھائی
۳	۴	م	۵

مسئلہ۵ = قریبی رشتہ دار دور والے رشتے دار کو محروم کر دیتا ہے۔

مثال ۔۳۔ مسئلہ۸

بیوی	بیٹا	پوتا
۱	۷	م

پوتا خواہ اس بیٹے سے ہو یا دوسرے بیٹے سے محروم رہے گا کیونکہ بیٹا بہ نسبت پوتے کے زیادہ قریب ہے،

مسئلہ٦ = جو وارث خود میراث سے محروم ہو گیا ہے وہ دوسرے وارث کا حصہ کم یا بالکل ختم کر سکتا ہے،

مثال ۔۱۔ مسئلہ٦

باپ	بھائی	بھائی	ماں
۵	م	م	۱

اب بھائی باپ کے ہوتے ہوئے محروم ہیں مگر اس کے باوجود انہوں نے ماں کا حصہ تہائی سے کم کر کے چھٹا کر دیا،

مثال۔ا۔ مسئلہ۴

بیوی	دادی	باپ	نانی کی ماں
ا	م	۳	م

اس صورت میں دادی باپ کی وجہ سے محروم ہے مگر اسنے پرنانی کو محروم کردیا،

حصوں کے مخارج کا بیان

مسئلہا= اصطلاح فرائض میں مخرج سے مراد وہ چھوٹے سے چھوٹا عدد ہے جس میں سے تمام ورثہ کو بلا کسر انکے حصے تقسیم کئے جا سکیں،(درالمختار جلد۵)

مثال۔ا۔ مسئلہ۶

ماں	بیٹی	پوتی	چچا
ا	۳	ا	ا

یہاں چھ اصطلاح میں مخرج المسئلہ ہے، اگرچہ مسئلہ ۱۲ سے بھی بلا کسر درست تھا اور چوبیس سے بھی مگر چھ سب سے چھوٹا عدد ہے، لہٰذا یہی مخرج المسئلہ ہے،

مسئلہ۲= ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ مقررہ حصے چھ ہیں جنکو دو قسموں پر تقسم کیا گیا ہے،

پہلی قسم = (ا) آدھا،(۲) چوتھائی،(۳) آٹھواں =

دوسری قسم = (۴) دو تہائی،(۵) تہائی،(۶) چھٹا =

اب اگر کسی مسئلہ میں ایک ہی فرض حصہ ہو تو اس کا مخرج اس حصہ کا ہمنام عدد ہوگا،

(شریفیہ ع ۶۱)

مثلاً اگر چھٹا ہے تو مخرجِ مسئلہ ۶ قرار پائیگا، آٹھواں ہے تو آٹھ قرار پائیگا، اور آپ نے مثالوں میں دیکھ لیا کہ مخرج مسئلہ وارثوں کے اوپر کھینچے جانے والے خط پر دائیں جانب لکھا جاتا ہے، آدھا حصہ اگر ہو تو اسکا مخرج دو ہے، اور دو تہائی ہو تو اس کا مخرج تین ہے،

مثال۔۳۔ مسئلہ۳

بیٹی	بیٹی	چچا
ا	ا	ا

مسئلہ۳= اگر کسی مسئلہ میں ایک سے زیادہ حصے جمع ہو جائیں مگر وہ ایک ہی قسم کے ہوں (ان دو قسموں میں سے جو ہم نے بیان کی ہیں) تو سب سے چھوٹے حصے کا جو مخرج ہوگا وہی تمام حصوں کا ہوگا،

مثال۔۱۔ مسئلہ ۶

ماں	حقیقی بہن	حقیقی بہن	چچا
۱	۲	۲	۱

اس مثال میں ماں کا چھٹا حصہ ہے اور دو بہنوں کا دو تہائی ہے مگر چھٹا دو تہائی سے کم ہے لہٰذا ہم نے چھٹے کے ہمنام عدد کو مخرج مسئلہ قرار دیا ہے،

مثال۔۲۔ مسئلہ ۶ ۷

ماں	حقیقی بہن	حقیقی بہن	ماں شریک بہن	ماں شریک بہن
۱	۲	۲	۱	۱

اس مثال میں دوسری قسم کے تمام حصے جمع ہو گئے ہیں۔ لہٰذا جو سب سے چھوٹے حصے کا مخرج ہمنام وہی تمام کا مخرج قرار پایا،

مسئلہ۴= اگر پہلی قسم کا نصف $\frac{1}{2}$ دوسری قسم کے کسی حصہ کے ساتھ آجائے یا سب کے ساتھ آجائے تو مسئلہ چھ۶ سے ہوگا۔

مثال۔۱۔ مسئلہ ۶

شوہر	ماں	حقیقی بہن ۲	ماں شریک بہن ۲
۳	۱	۴	۲

اس مثال میں شوہر کا حصہ نصف ہے جو دوسری قسم کے تمام حصوں کے ساتھ آگیا ہے،

یعنی $\frac{1}{6}$، $\frac{1}{3}$، $\frac{2}{3}$ کیساتھ، اسلئے مسئلہ ۶ سے ہوگا پھر عول ہو کر ۱۰ سے ہو جائے گا۔

مثال۔۲۔ مسئلہ ۶ ۷

شوہر	بہنیں ۲
۳	۴

مثال۔۲۔ مسئلہ ۶

شوہر	ماں شریک بہنیں ۲	چچا
۳	۴	۱

مثال ۲۔ مسئلہ ٦ ‏ ‏ ‏ مثال ۲۔ مسئلہ ٦

ماں	بیٹی	چچا	شوہر	حقیقی بہنیں ۲	ماں
۱	۳	۲	۳	۴	۱

مسئلہ ۵ = اگر چوتھائی دوسری قسم کے کسی حصے یا تمام حصوں کے ساتھ جمع ہو جائے تو مخرج مسئلہ ۱۲ بارہ ہوگا، (شریفیہ ٦۳)

مثال ۱۔ مسئلہ ۱۲ ‏/ ۱۷

بیوی	ماں	حقیقی بہنیں ۲	ماں شریک بہنیں ۲
۳	۲	۸	۴

اس مثال میں چوتھائی $\frac{1}{4}$ کے ساتھ $\frac{1}{6}$، $\frac{2}{3}$، $\frac{1}{3}$ سب ہی جمع ہیں اسلیئے مخرج مسئلہ ۱۲ ہے۔

مسئلہ ٦ = اگر آٹھواں حصہ دوسری قسم کے تمام حصوں یا بعض حصوں کے ساتھ آجائے تو مخرج مسئلہ چوبیس ۲۴ ہوگا،

مثال ۱۔ مسئلہ ۲۴

بیوی	بیٹیاں ۲	ماں	چچا
۳	۱٦	۴	۱

اس مثال میں آٹھواں، دوتہائی اور چھٹے کے ساتھ آیا ہے اسلیئے مسئلہ چوبیس سے کیا گیا ہے،

مثال ۲۔ مسئلہ ۲۴

بیوی	بیٹیاں ۲	چچا
۳	۱٦	۵

عول کا بیان

مسئلہ ۱ = عول سے مراد اصطلاح فرائض میں یہ ہے کہ مخرج مسئلہ جب ورثاء کے حصوں پر پورا نہ ہوتا ہو یعنی حصے زائد ہوں اور مخرج کا عدد حصوں کے مجموعی اعداد سے کم ہو تو مخرج مسئلہ کے عدد

میں اضافہ کردیا جاتا ہے، اس طرح کمی تمام ورثاء پر ان کے حصوں کی نسبت سے ہوجاتی ہے (درمختار $\frac{۵۳۷}{۵}$) اس میں صرف فرض حصہ والے افراد ہوتے ہیں۔

مسئلہ۲ = عول کا فیصلہ سب سے پہلے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ انکے عہد میں درج ذیل مسئلہ پیش آیا، آپ نے صحابہ سے مشورہ کیا تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے عول کا مشورہ دیا۔

(ب) ۶ کنال زمین عول ۸

شوہر کو نصف	ماں کو تہائی	بہن کو آدھا
۳	۲	۳

کل حصہ ۸ ہوگیا۔ اب سب کا حصہ برابر برابر کم ہوجائیگا اب کل مال روپیہ یا سونا یا زمین کے ۸ حصے کردینگے ۶ تولہ سونا ہے تو ماشے یا رتی یا گرام بنالیں۔ زمین کے مرلے بنالیں گے ۶ کنال = ۶ کنال ×۲۰ = ۱۲۰ مرلہ بن گیا اسکے ۸ حصے بنائے ہر حصہ ۱۵ ہوگیا۔

۱۲۰ مرلہ	ماں کا حصہ	بہن کا حصہ
شوہر کا حصہ ۱۵×۳ = ۴۵ مرلہ	۱۵×۲ = ۳۰ مرلہ	۱۵×۳ = ۴۵ مرلہ

اب ۱۲۰ مرلہ سے شوہر نصف تھا یعنی ۶۰ مرلہ اسکو ۴۵ ملے ماں ۱۲۰ مرلہ سے تیسرا حصہ یعنی ۴۰ مرلہ تھا اسکو ۳۰ مرلہ ملا بہن ۱۲۰ مرلہ سے ۶۰ مرلہ نصف تھی اسکو ۴۵ مرلہ زمین ملی سب کو برابر برابر حصہ کم ہوگی اسے عول کہتے ہیں۔

مسئلہ ۶ ع ۸

شوہر	ماں	بہن
۳	۲	۳

اس پر کسی نے انکار نہ کیا (درمختار $\frac{۶۸۸}{۷}$) پھر بعد میں یہی طریقہ رائج ہوگیا، اب اس مسئلہ میں حصوں کی تعداد آٹھ ہے جبکہ مخرج چھ ہے، لہٰذا دو عدد کا اضافہ کردیا گیا ہے، اور ایک نشان ع جو عول کا مخفف ہے لگا دیا گیا ہے۔

مسئلہ۲ = ۶ چھ کا عول طاق عدد میں بھی ہوتا ہے اور جفت میں بھی، مگر یہ عول صرف دس تک ہوتا ہے، (درمختار $\frac{۶۸۹}{۵}$)

مثال-۱- مسئلہ ۶ عـ ۷

شوہر	بہن	بہن
۳	۲	۲

مثال-۲- مسئلہ ۶ عـ ۸

ماں	شوہر	بہن	بہن
۱	۳	۲	۲

مثال-۳- مسئلہ ۶ عـ ۹

ماں	شوہر	بہن	بہن	ماں شریک بھائی
۱	۳	۲	۲	۱

مثال-۴- مسئلہ ۶ عـ ۱۰

ماں	شوہر	بہن	بہن	ماں شریک بھائی	ماں شریک بھائی
۱	۳	۲	۲	۱	۱

مسئلہ۳ = بارہ کا عول سترہ تک ہوتا ہے، مگر یہ عول جفت عدد میں نہیں ہوگا صرف طاق میں ہوگا۔ درمختار ۶۸۹/۵ ـ شریفیہ ص ۵۷)

مثال-۱- مسئلہ ۱۲ عـ ۱۳

بیوی	بہن	بہن	ماں
۳	۴	۴	۲

مثال-۲- مسئلہ ۱۲ عـ ۱۵

بیوی	بہن	بہن	ماں	ماں شریک بھائی
۳	۴	۴	۲	۲

مثال-۲ مسئلہ ۱۲ ۱۷

بیوی	بہن	بہن	ماں	ماں شریک بھائی	ماں شریک بھائی
۳	۴	۴	۲	۲	۲

مسئلہ۴ = چوبیس ۲۴ کا عول صرف ستائیس ہے، (درمختار ۶۸۹/۵)

مثال۔ا۔ مسئلہ ۲۴ نمبر ۲۷

بیوی	بیٹی	بیٹی	ماں	باپ
۳	۸	۸	۴	۴

تخارُج کا بیان

اس سے مراد یہ ہے کہ وارثوں میں کوئی یا قرضخواہوں میں سے کوئی تقسیم ترکہ سے پہلے میت کے مال میں سے کسی معین چیز کو لینا چاہے اور اس کے عوض اپنے حق سے دستبردار ہو جائے خواہ وہ حق اس چیز سے زائد ہو یا کم اور اس پر تمام ورثاء یا قرض خواہ متفق ہو جائیں تو اسکا نام فقہ کی اصطلاح میں ''تخارج'' یا ''تصالح'' ہے، اس صورت میں طریق تقسیم یہ ہے کہ اس شخص کے حصہ کو تصحیح سے خارج کر کے باقی مال تقسیم کر دیا جائے۔ (شریفیہ ۸۵ درمختار $\frac{۶۵۶}{۵}$) ایسے ہی کوئی بہن یا بھائی یا کوئی وارث معاف کر دے مثلاً۔ ایک عورت نے ورثہ میں، شوہر، ماں اور چچا چھوڑے، اب شوہر نے کہا میں اپنا حصہ مہر کے بدلہ چھوڑتا ہوں، اس پر باقی ورثہ راضی ہو گئے تو مال اس طرح تقسیم ہو گا،

مثال مسئلہ ۳

ماں	چچا
۲	۱

توضیح = فرض کیا بیوی ۳۰ گرام سونا چھوڑ کر مر گی اب خاوند کو $\frac{۱}{۲}$ یعنی ۱۵ گرام ملنا تھا ماں کو ۱۰ گرام چچا کو ۵ گرام لیکن خاوند حق مہر کے بدلے نکل گیا یا ویسے معاف کر دیا کہ میں حصہ نہیں لیتا تو میت کی ماں اور چچا رہ گے۔ اب ماں کو ۲۰ گرام اور چچا کو ۱۰ گرام مل گیا۔

مسئلہ ۶ ترکہ ۱۳ ایکٹر زمین

خاوند	ماں	چچا
نصف ۳	تہائی ۲	۱ بچا ہوا مال

اب چھ حصہ سے خاوند کو نصف تین ملنا ہے خاوند نکل گیا تو تین حصے بن گئے ماں کے دو چچا کا ایک کل مال دونوں میں تقسیم ہو گا۔

مسئلہ۳	ترکہ ۱۳ ایکٹرز مین
ماں	چچا
۲	۱

ماں کو دوا ایکٹرز مین ملے گی اور چچا کو ایک ایکٹر ملے گا۔ میت کے والدین یا بہن یا بھائی یا اولاد معاف کردے تو دوسرے وارثوں میں مال تقسیم کر دیا جائیگا۔

ردّ کا بیان

وارثوں پر دوبارہ مال بانٹنا

مسئلہ۱= ردّ عول کی ضد ہے کیونکہ عول میں حصے مخرج سے زائد جاتے ہیں اور مخرج مسئلہ میں اضافہ کرنا پڑتا ہے، جبکہ ردّ میں حصے گھٹ جاتے ہیں اور مخرج مسئلہ میں کمی کرنا پڑتی ہے، اب اگر یہ صورت واقع ہو کر مخرج سے اصحاب فرائض کو انکے مقررہ حصوں کے دینے کے بعد بھی کچھ بچ جائے اور کوئی عصبہ بھی موجود نہ ہو تو باقی ماندہ کو اصحاب فرائض پر اُن کے حصوں کی نسبت سے دوبارہ تقسیم کیا جائے گا۔ (شریفیہ ۸۶ عالمگیری $\frac{۴۶۹}{۶}$ درمختار $\frac{۵۴۷}{۵}$ ۔تبیین الحقائق $\frac{۶۴۷}{۶}$)

مسئلہ۲= شوہر اور بیوی پر رد نہیں کیا جائے گا جمہور صحابہ رضی اللہ عنہم کا یہی قول ہے، (شریفیہ ۸۶ محیط سرخسی بحوالہ عالمگیری $\frac{۴۶۹}{۶}$)۔ درمختار $\frac{۵۴۷}{۵}$ ۔تبیین الحقائق $\frac{۶۴۷}{۶}$)اس زمانے میں بیت المال کا نظام نہیں ہے اس لیے زوجین پر رد کر دیا جائے گا جبکہ اور کوئی وارث نہ ہو (شامی و درمختار ص $\frac{۶۸۹}{۵}$)

قبلہ مفتی احمد یار خان صاحب گجراتی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اگر بیت المال ہو آجکل اسکے منتظم صحیح نہیں بچا ہوا مال فقراء پر خرچ کر دیں۔ چھ وارث کبھی محروم نہیں ہوتے باپ بیٹا خاوند ماں بیٹی بیوی=

اب بعض اوقات لوگ ھجرت کرتے میں جیسے کراچی انڈیا سے لوگ آئے افغانستان سے پاکستان آئے ۲۰۰۵ ہزارہ کشمیر میں زلزلہ آیا فسادات ہوئے تو وارث کبھی نانا کبھی ماں کبھی فقط بیوی یا فقط بیٹی ہوتی ہے بعض اوقات نسل نہیں چلتی تو جو مال بچے اصحاب فرائض وارثوں پر دوبارہ لوٹایا جاتا ہے

عدد سے

پہلا طریقہ: وارثوں میں جن پر مال لوٹانا ہے ایک قسم سے ہو تو اسکے سر (رؤوس سے یعنی عدد کے حساب سے کیا جائے گا ان میں میاں بیوی نہ ہوں انکو رد نہیں ہوتا، عالمگیری تبیین الحقائق

مثال ۔ا۔ بالرد مسئلہ۲

بیٹی	بیٹی
۱	۱

مثال ۔۲۔ بالرد مسئلہ۲

بہن	بہن
۱	۱

توضیح: اب بیٹیوں کے ساتھ بیٹا ہوتا تو آدھا بیٹے کو ملتا اور آدھا دونوں بیٹیوں کو اب بیٹا نہ ہونے کی صورت میں بیٹے کا حصہ دونوں بیٹیوں کو لوٹ جائے گا اور کل مال آدھا آدھا تقسیم ہو جائے گا۔

اسی طرح اگر بہنوں کے ساتھ چچا ہوتا تو بہنوں کو $\frac{۲}{۳}$ ملتا اب وارث نہ ہونے سے سارا ترکہ دو بہنوں میں تقسیم ہوگا۔ تو بہنوں کو فرض حصے سے زیادہ حصہ ملے گا۔

دوسرا طریقہ:

حصہ سے: پہلے طریقے میں تو ایک قسم کے وارث تھے دو بیٹیاں یا دو بہنیں اب دوسرے طریقے میں ایک ماں اور ایک بیٹی ہے یا بیٹی اور پوتی ہے یعنی مختلف طرح کے مختلف قسم کے وارث ہیں اور ان میں میاں بیوی نہیں ہیں جن پر رد نہیں ہوتا تو حصہ کے حساب سے تقسیم ہوگا۔

مثال ۔ا۔ بالرد مسئلہ۲

ماں شریک بہن	دادی
۱	۱

مثال ۔۲۔ مسئلہ۲ ۳

ماں شریک بہنیں۲	ماں
۲	۱

مثال ا: میں دادی کا چھٹا حصہ ہے اور ماں شریک بہن کا بھی چھٹا حصہ ہے۔ یعنی اگر چھ کنال زمین ہو تو ایک دادی کو اور ایک کنال ماں شریک بہن کو ملے گا باقی چار کنال بچ گیا اب اور کوئی وارث نہیں ہے۔ تو مسئلہ چھ کی بجائے دو سے کریں گے آدھا دادی کو اور آدھا ماں شریک بہن کو ملے گا یعنی کل مال کے چھ حصے ہو گئے یعنی تین کنال دادی کو اور تین کنال ماں شریک بہن کو ملے گا۔

مثال۲: اب اصل مسئلہ چھ سے ہے ماں شریک بہنوں کو $\frac{۱}{۳}$ یعنی دو حصے ملے گے ماں کو چھ

میں سے ایک حصہ ملے گا اب تین حصے چھ سے بچ گیا اب یہ بھی ان پر لوٹ آئیں گے اور کوئی وارث نہیں ہے تو مسئلہ تین سے کریں گے یعنی کل مال کے تین حصے کریں گے ایک حصہ ماں کو اور دو حصے ماں شریک بہنوں کو۔ عول اور رد میں فقط فرض حصوں والے افراد داخل ہیں۔

تیسرا طریقہ:

اگر وارث ایک ہی قسم کے ہوں جیسا پہلا طریقہ تھا لیکن اب ساتھ خاوند بھی ہے یا بیوی بھی ہے اس سے بیوی یا خاوند کے حصے کا جو مخرج ہوا سے مسئلہ بنا دیا ہے۔

اب اگر بیوی مرگئی ہے اور وارث اسکا ایک خاوند اور تین بیٹیاں ہیں۔ تو مسئلہ خاوند کو چوتھا حصہ ملتا ہے مسئلہ چار سے بن گیا۔

مسئلہ۴	ترکہ ۱۲ روپے
خاوند	۳ بیٹیاں
۱	۳

۱۲ روپے	
خاوند	۳ بیٹیاں
۳ روپے	۸+۱=۹ روپے

بیٹیاں اب بارہ سے $\frac{۲}{۳}$ حصہ جو ۸ روپے ہے اب ایک روپیہ بچ گیا تو یہ خاوند کو نہیں ملے گا لڑکیوں کو ملے گا کیونکہ خاوند پر رد نہیں ہے۔ اور لڑکیوں پر رد ہوتا ہے۔ اسلئے لڑکیوں کو ۹ روپے مل گئے اس طرح ایک حصہ خاوند اور تین حصے لڑکیوں کو مل گئے۔

چوتھا طریقہ:

میت کے کئی طرح کے وارث ہوں جیسے دوسرے طریقے میں ہیں لیکن ساتھ بیوی یا خاوند ہو تو پہلے بیوی یا خاوند کے مخرج سے مسئلہ بنا کر خاوند یا بیوی کو دے دیا جائے گا اور باقی جو بچ وہ دوسرے وارثوں پر تقسیم کر دیا جائے گا۔

مسئلہ۴

بیوی	دادی	ماں شریک بہنیں ۲
۱	۱	۲

بیوی کو چوتھا حصہ ملے گا باقی تین حصے مال رہ گیا اب دادی کو چھ حصوں سے ایک حصہ ملنا ہے اور ماں شریک بہنوں کو چھ سے دو حصے تو دونوں کے تین حصے بنیں گے اب بیوی کو رد نہیں ہوتے اب بچا ہوا مال ایک حصہ دادی کو اور ۲ حصے ماں شریک بہنوں کو دیا جائے گا

مناسخہ کا بیان

مناسخہ کے معنی یہ ہیں کہ مال کے بعض حصے تقسیم سے پہلے میراث بن جائیں مطلب یہ ہے کہ ایک میت کا مال اس کے وارثوں میں ابھی تقسیم نہ ہوا تھا کہ بعض وارث مر گئے لہٰذا اب میت کا مال اس مردہ کے وارثوں کو ملے گا یہ مناسخہ ہے۔

مثال ۱: اب ایک عورت فوت ہوگئی اس کا ترکہ ۱۲۸ کنال ہے اس نے ایک خاوند ایک بیٹی اور ایک ماں چھوڑی۔ ابھی مال تقسیم نہ ہوا خاوند مر گیا ابھی مال تقسیم نہ ہوا بیٹی مر گی پھر نانی مر گئی۔

بیوی کا ترکہ ۱۲۸ کنال شکل ۱

بطن ۱

میت خاوند $\frac{1}{4}$	باقی کا	میت بیٹی ۳ حصہ		میت ماں ۱ حصہ (بیٹی کی نانی)
۳۲		۷۲	رد ہوا	۲۴

بطن ۲ شوہر کا ترکہ ۳۲ شوہر نے بیوی اور ماں باپ چھوڑے شکل ۲

بیوی	ماں	باپ
۸	۸	۱۶

بطن ۳ بیٹی کا ترکہ ۷۲ بیٹی نے دو بیٹے ایک بیٹی اور نانی چھوڑی شکل ۳

بیٹی	بیٹا	بیٹا	نانی	جدہ
۱۲	۲۴	۲۴		۱۲

بطن ۴ شکل نمبر ۱ + شکل نمبر ۳ ۔ ۲۴+۱۲=۳۶ ۳۶=۲۴+۱۲ جدہ نانی

خاوند	بھائی	بھائی
۱۸	۹	۹

(پہلی میت کی جدہ ماں تھی حصہ ۲۴ تیسری میت کی نانی حصہ ۱۲) کل حصہ ۳۶ بن گیا اب شکل ۱ میں بیوی فوت ہوئی اور خاوند کو ابھی چوتھا حصہ ملتا تھا کہ خاوند فوت ہو گیا ابھی خاوند کا ترکہ بھی تقسیم نہیں ہوا تھا کہ بیٹی فوت ہوگئی ابھی بیٹی کا حصہ تقسیم نہیں ہوا تھا کہ دادی بھی

فوت ہوگئی اب جس ترتیب سے وارث مرتے ہیں اسی ترتیب سے ترکہ تقسیم ہوگا اب پہلے بیوی
کے وارثوں کو مال تقسیم کریں گے شکل نمبر ۱ اب کل مال ۱۲۸ ہے خاوند کا چوتھائی حصہ نکالا پیچھے ۹۶
بچا اب بیٹی کا حصہ چھ سے آدھا ہے۔

مسئلہ ۴

بیٹی ۳	ماں ۱

بیٹی کا حصہ سے نصف ہے اب ماں کا چھٹا۔ آدھا تین ہوئے اور ایک ماں کا کل چار حصے
ہوئے اب ماں کو ۹۶ سے چوتھا دیا ۲۴ اور بیٹی کو ۳ حصے دیئے یعنی ۷۲ ملا۔ اب خاوند مر گیا
تو اب شکل نمبر ۲ میں خاوند کا مال تقسیم کیا پھر بیٹی فوت ہوگئی اب شکل نمبر ۳ میں بیٹی کا مال تقسیم کیا تو نانی
فوت ہوئی اب نانی کا مال شکل نمبر ۳ میں بیٹی کا مال تقسیم کیا تو نانی فوت ہوئی اب نانی کا مال شکل نمبر ۴
میں اسکے وارثوں پر تقسیم ہوا اب نانی پہلی میت کی ماں ہے تیسری میت کی یعنی بیٹی کی نانی ہے۔

دونوں کا حصہ ۲۴ اور ۱۲ جمع ہوگئے۔ یہ دوسرا طریقہ مشکل ہے۔

مہ ۴ — ۱۶ صہ — ۳۲ صہ — ۱۲۸ صہ — روپے — مرحومہ سلیمہ

زوج زید		بنت کریمہ	ام عظیمہ
۱/۴	۳/۱۲	۹	۳/۶
میت		میت	میت

مہ ۶ — مرحوم زید بینھما تماثل — مص ۹

زوجہ حلیمہ	اب عمر	ام رحیمہ
۱	۲	۱
۲	۴	۲
۸	۱۶	۸

مہ ۶ وفق ع ۲ — مرحومہ کریمہ بینھما توافق بالثلث — مص ۹ وفق تین

جدہ عظیمہ	ابن خالد	ابن عبداللہ	بنت رقیہ
۱	۲	۲	۱
۳	۶	۶	۳
	۲۴	۲۴	۱۲

مہ ۲ تصـ ۴	مرحومہ عظیمہ بنتھما تباین		مصـ ۹
زوج عبدالرحمٰن	۱/۲	اخ عبدالرحیم	اخ عبدالکریم
۱/۲ ۲/۱۸		۱/۹	۱/۹

۱۲۸ روپے
المـــــــــــــــــبلغ

الاحــــــــــــــــــــــــــــــــــــــیاء منہم

حلیمہ۔	عمر۔	رحیمہ۔	رقیبہ۔	خالا۔	عبداللہ۔	عبدالرحمٰن۔	عبدالرحیم۔	عبدالکریم۔
۸۔	۱۶۔	۸۔	۱۲۔	۲۴۔	۲۴۔	۱۸۔	۹۔	۹۔

ذی رحم وارث

میت کے وہ رشتہ دار جو ذی الفرائض اور عصبہ نہ ہوں ذوی الارحام کی چار اقسام

(۱) میت کی بیٹی اور پوتی کی اولاد

(۲) ماں کا باپ (نانا) ماں کی دادی (جدہ فاسدہ اور جد فاسد)

(۳) تیسری قسم، یہ وہ لوگ ہیں جو میت کے ماں باپ کی اولاد میں ہوں۔ جیسے حقیقی بھائیوں کی بیٹیاں، یا علاتی بھائیوں کی بیٹیاں، اور اخیافی بھائیوں کے بیٹے بیٹیاں اور ہر قسم کی بہنوں کی اولاد

(۴) چوتھی قسم، یہ وہ لوگ ہیں جو میت کے دادا دادی، نانا نانی کی اولاد میں ہوں، جیسے باپ کا ماں شریک بھائی اور اس کی اولاد، پھوپھیاں اور انکی اولاد، ماموں اور انکی اولاد، خالائیں اور انکی اولاد اور ماں باپ دونوں کی طرف سے چچاؤں کی بیٹیاں، یا ان کی اولاد...... (عالمگیری ص ۴۵۹/۶)

مسئلہ۳ = ان میں ترتیب یہی ہے کہ پہلی قسم کے ہوتے ہوئے دوسری قسم کے ذوی الارحام وارث نہ ہونگے اور دوسری قسم کے ہوتے ہوئے تیسری قسم کے وارث نہ ہونگے تیسری قسم کے ہوتے ہوئے چوتھی قسم کے وارث نہ ہونگے عالمگیری ص ۴۵۹/۶ وکافی بحوالہ عالمگیری شامی ۶۹۳/۵)

مسئلہ۴ = ذوی الارحام اسی وقت وارث ہونگے جب کہ اصحاب فرائض میں سے وہ لوگ موجود نہ ہوں جن پر مال دوبارہ رد کیا جا سکتا ہو اور عصبہ بھی نہ ہو، (عالمگیری ص ۴۵۹/۶)

مسئلہ۵ = اس پر اجماع ہے کہ زوجین کی وجہ سے ذوی الارحام محجوب نہ ہوں گے یعنی زوجین کا

حصہ لینے کے بعد ذوی الارحام پر تقسیم کیا جائیگا، (عالمگیری ص ۴۵۹/۶)

مسئلہ ۶ = پہلی قسم کا ذوی الارحام میں میراث کا زیادہ مستحق وہ ہے جو میت سے اقرب ہو جیسے نواسی پر پوتی سے زیادہ مستحق ہے،

مسئلہ ۷ = اگر قرب درجہ میں سب برابر ہیں تو ان میں سے جو وارث کی اولاد ہے وہ زیادہ مستحق ہے خواہ وہ عصبہ کی اولاد ہو یا صاحب فرض کی ہو، جیسے پر پوتی نواسی کے بیٹے سے زیادہ مستحق ہے، اور پوتی کا بیٹا نواسی کے بیٹے سے زیادہ مستحق ہے، (کافی بحوالہ عالمگیری ص ۴۵۹/۶) شامی ۶۹۳/۵)

مسئلہ ۸ = اگر قرب میں سب برابر ہوں، اور ان میں وارث کی اولاد کوئی نہ ہو یا سب وارث کی اولاد ہوں تو مال سب میں برابر تقسیم کیا جائے گا جبکہ تمام ذوی الارحام مرد ہوں یا تمام عورت ہوں، اور اگر کچھ مرد ہوں اور کچھ عورتیں ہوں تو فلذ کر مثل حظ الانثیین کے مطابق تقسیم ہوگا، اس حکم پر ہمارے ائمہ کا اتفاق ہے جبکہ ان ذوی الارحام کے آباؤ امہات ذکورہ دانوثت کی صفت میں متفق ہوں،

مسئلہ ۹ = اگر اصول کی صفات ذکورت وانوثت کے اعتبار سے مختلف ہوں تو امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک ابدان فروع کا اعتبار ہوگا، اور مال انکے درمیان برابر تقسیم ہوگا، بشرطیکہ وہ سب مرد ہوں یا سب عورتیں ہوں، اور اگر ملے جلے ہوں تو للذکر مثل حظ الانثیین کے مطابق تقسیم ہوگا،

مثال ۔۱۔ مسئلہ ۳

نواسہ	نواسی
۲	۱

مثال ۔۲۔ مسئلہ ۳

نواسی کے بیٹے کا بیٹا (ابن ابن بنت بنت)	نواسی کی بیٹی کی بیٹی (بنت بنت بنت بنت
۲	۱

مثال ۔۳۔ مسئلہ ۲

نواسی کی بیٹی (بنت بنت بنت)	نواسہ کی بیٹی (بنت ابن بنت)
۱	۱

مثال ۔۴۔ مسئلہ ۴

نواسہ کی بیٹی نفر ۲	نواسی کا بیٹا ایک نفر
۲	۲

ذوی الارحام کی دوسری قسم

مسئلہ ا= ذوی الارحام کی دوسری قسم وہ لوگ ہیں جن کی اولاد میں میت خود ہے جیسے فاسد دادا اور دادی ان میں میراث کا مستحق وہی ہوگا جو میت سے زیادہ قریب ہوگا خواہ وہ باپ کی جانب کا ہو یا ماں کی جانب کا اور قریب والے کے ہوتے ہوئے دور والا محروم رہے گا خواہ یہ قریب والا مؤنث ہو اور بعید والا مذکر ہو (طحطاوی ص ۳۹۹ ج شامی ص ۶۹۵ ج ۵ بحرالرائق ص ۵۰۷ ج ۸ سراجی ص ۴۶)

مثال۔ مسئلہ ا اس صورت میں سارا مال نانے کو ملے گا

نانا	نانی کا باپ	دادی کا باپ
ا	م	م

ذوی الارحام کی تیسری قسم

میت کے بھائی بہنوں کی وہ اولادیں ہیں جو عصبات و ذوی الفروض میں نہیں ہیں مثلاً ہر قسم کے بھائیوں یعنی عینی۔ علاتی۔ اخیافی بھائیوں کی بیٹیاں اور ہر قسم کی بہنوں کے بیٹے بیٹیاں اور اخیافی بھائیوں کے بیٹے۔

مسئلہ ا= ان ذوی الارحام میں اگر درجہ میں تفاوت ہو تو جو زیادہ قریب ہوگا اگرچہ مؤنث ہو وہ وارث ہوگا بعید والا وارث نہیں ہوگا۔ (شامی ص ۶۹۵ ج ۵ عالمگیری ص ۴۶۱ ج ۶ بحرالرائق ص ۵۰۸ ج ۸ بشرا ینیہ ص ۱۱۰ طحطاوی ص ۳۹۹ ج ۴)

مثال۔ مسئلہ ا

میت

بنت الاخت	ابن بنت الاخ
بہن کی لڑکی	بھتیجی کا لڑکا
ا	م

مثال۔ مسئلہ ا

میت

بنت ابن اخ	ابن بنت اخت
بھتیجے کی بیٹی	بھانجی کا بیٹا
ا	م

ذوالفرائض اور عصبہ وارثوں کی اولاد ذوی الارحام کی اولاد پر مقدم ہوگی۔

ذوی الارحام کی چوتھی قسم کا بیان

مسئلہ ۱= چوتھی قسم کے ذوی الارحام میں وہ رشتہ دار ہیں جو میت کے دادادادی، نانانانی کی اولاد میں ہوں۔ جیسے ماموں، خالہ، پھوپھی، اور باپ کے ماں شریک بہن، بھائی۔ اسی طرح انکی اولادیں اور چچا کی مؤنث اولادیں (عالمگیری ص $\frac{۴۵۹}{۶}$ شریفیہ ص ۱۱۵)

مسئلہ ۲= اگر چوتھی قسم میں صرف ایک ہی ذورحم ہو اور پہلی تینوں قسموں میں سے کوئی نہو تو کل مال اسی کو مل جائے گا۔ (عالمگیری ص $\frac{۴۵۹}{۶}$ شریفیہ ص ۱۱۵)

مسئلہ ۳= انکی اولادوں میں جو میت سے زیادہ قریب ہوگا وہ وارث ہوگا بعید والا وارث نہیں ہوگا یہ قریب خواہ باپ کی جانب کا ہو یا ماں کی جانب کا اور خواہ مذکر ہو یا مؤنث (عالمگیری ص $\frac{۴۶۳}{ج ۶}$ شریفیہ ص ۱۱۷)

مثال ع۱ مسئلہ ۱

مسـ	
بنت العمۃ یعنی پھوپھی کی بیٹی	بنت بنت العمۃ یعنی پھوپھی کی بیٹی کی بیٹی
۱	م

مثال ع۲ مسئلہ ۱

مسـ	
بنت العمۃ یعنی پھوپھی کی بیٹی	ابن بنت العمۃ پھوپھی کی بیٹی کا بیٹا
۱	م

مثال ع۳ مسئلہ ۱

مسـ	
بنت الخالۃ۔ خالہ کی بیٹی	بنت بنت الخالۃ۔ خالہ کی بیٹی کی بیٹی
۱	م

مثال ع۴ مسئلہ ۱

مسـ	
بنت الخالۃ۔ خالہ کی بیٹی	بنت بنت الخالۃ۔ خالہ کی بیٹی کا بیٹا
۱	م

مسئلہ ۱ مثال ۲ مسئلہ ۳
مس

ابن الخالہ خالہ کا بیٹا	بنت الخال ماموں کی بیٹی	بنت العمہ	بنت العم
۲	۱	م	۱

مسئلہ ۱
مس

ابن الخال ماموں کا بیٹا	بنت العم چچا کی بیٹی
م	۱

حمل کا بیان

(۱) اگر کسی شخص نے شادی کی اور دوسرے دن مر گیا اگر اسکی بیوی کا بچہ چھ ماہ کے اندر پیدا ہوا تو وارث نہیں پائے گا اور اگر چھ مہنے کے بعد پیدا ہوا تو وارثت پائے گا اور آخری مدت دو سال ہے کم از کم مدت چھ ماہ ہے۔ بشر طیکہ بیوی نے دو سال اپنی عدت کا انکار نہ کیا۔

(۲) اگر کوئی شخص فوت ہو گیا تو اسکی بیوی کے پیٹ میں بچہ ہے اب یہ بچہ اگر زندہ پیدا ہو گیا تو وراثت پائے گا اگر اسکا پہلے بھی لڑکا ہے تو مال اس طرح تقسیم ہو گا بیوی نے حمل کا انکار نہ کیا ہو دو سال کے اندر پیدا ہوا ہو۔

۴۸ روپے ترکہ:
مس

بیوی کا حصہ $\frac{1}{8}$	پیٹ کا بیٹا	بیٹا
۶ روپے	۲۱ حمل مذکر	۲۱

اگر دو بچے پیدا ہوئے

۴۸
مس

بیوی	پیٹ کا بیٹا	پیٹ کا بیٹا	بیٹا
۶	۱۴	۱۴	۱۴

۴۸
مس

بیوی	بیٹی حمل مؤنث	بیٹا
۶	۱۴	۲۸

اگر بچہ زندہ پیدا ہو کر مر گیا تو اسکی وراثت اسکے وارثوں کو ملے گی اگر مردہ پیدا ہوا یا دو سال میت کی موت کے بعد پیدا ہوا تو محروم رہے

(۳) اگر کسی شخص نے نکاح کیا اور دو مہینے بعد بیوی کو طلاق دے دی پھر مر گیا طلاق کے بعد اگر چار مہینے کے بعد بچہ پیدا ہوا تو اسی شخص کا ہوگا اسی طرح نکاح کی تاریخ سے دو سال کے اندر بچہ پیدا ہو گیا تو بھی اسی کا ہے۔

(۴) اگر میت کے سوا دوسرے کا حمل ہے مثلاً اسکی ماں یا بیوہ بھابھی تو وہی بچہ اسکا وارث بنتا ہے تو چھ ۶ ماہ کے اندر پیدا ہو گیا تو وارث ہوا

مسـ ۱۲

۱ بھائی	ماں کے پیٹ کا بچہ میت کا بھائی	ماں
۵	۵	۲

دونوں صورتوں میں ۶ ماہ کے اندر پیدائش ہو ورنہ وارث نہیں ہے۔ ایک شخص مر گیا اس کا وارث بیوہ بھابی کے پیٹ کا بچہ ہے

مسـ ۱

یعنی بھتیجا (بھابھی کے پیٹ کا بچہ)	بھابھی
۱	م

جب یہ بچہ پیدا ہو کر مر گیا تو اسکی ماں (جو پہلے میت کی بھابھی جو وارث سے محروم رھی) اب بچہ کی وراثت پائے گی۔

گمشدہ کی وراثت

(۱) اگر کوئی شخص گم ہو گیا تو اسکا مال و جائیداد محفوظ پڑا رہے۔ جب اسکی عمر ۷۰ سال ہو جائے تو قاضی یا جج موت کا حکم دیگا اسکی وراثت تقسیم کر دی جائے جو وارث موجود ہونگے انکو حصہ ملے گا۔

(۲) جب تک مفقود کی موت کا علم نہیں ہوتا نہ اسکی موت کے احکام جاری ہوئے ہیں تو وہ

مورث کی وراثت نہ پائے گا مردہ تصور ہوگا۔ لیکن اسکو زندہ مان کر جن وارثوں کا حصہ نہیں بنتا یا کم بنتا ہے وہ حصہ محفوظ رکھا جائیگا۔

قیدی کی وراثت کا بیان

مسئلہ ۱= وہ مسلمان جسے کافر قید کر کے لے گئے اس کا حکم عام مسلمانوں جیسا ہے وہ دوسروں کا وارث ہوگا اور اسکے انتقال کے بعد اسکے وارث اسکے مال سے ترکہ پائیں گے۔ جب تک وہ اپنے مذہب پر باقی رہے گا اور اگر اس نے کافروں کی قید میں جانے کے بعد مذہب اسلام کو چھوڑ دیا تو اس پر وہی احکام ہوں گے جو مرتد کے ہیں اور اگر اس قیدی کی موت و زندگی کا کچھ علم نہ ہو تو اس کا حکم مفقود یعنی گمشدہ کا حکم ہوگا جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔ (شریفیہ صـ ۱۵۶)

حادثات میں ہلاک ہونے والوں کا بیان

مسئلہ ۱= اگر کسی حادثہ میں چند رشتہ دار ہلاک ہو جائیں اور یہ معلوم نہ ہو سکے کہ ان میں پہلے کون ہلاک ہوا، مثلاً جہاز ڈوب گیا یا ہوائی جہاز گر گیا ٹرین بس وغیرہ کے حادثات، یا آگ لگ گئی یا عمارت گر گئی۔ اب ان کا حکم یہ ہے کہ یہ آپس میں تو کسی کے وارث نہ ہونگے۔ البتہ انکا مال انکے زندہ وارثوں میں تقسیم کیا جائیگا۔ (شریفہ صـ ۱۵۶) ختم شدہ

بعض اوقات حادثہ میں اکھٹے نہیں مرتے مثلاً دھماکہ ہوا ایک بھائی موقع پر فوت ہوا دوسرا بھائی ہسپتال پہنچ کر یا دوسرے دن تو یہ بھائی اپنے سے پہلے مرنے والے بھائی کی میراث پائے گا۔

مشق

مسئلہ ۲۴

میـــــــ

بیوی	بیٹی	ماں	بہن
۱/۸	۱/۲	۱/۶	عصبہ مع الغیر
۳	۱۲	۴	۵

مسئلہ ۱۲

میـــــــ

شوہر	پوتا	باپ	نانی
۳	۵	۲	۲

مسئلہ۱۲

میـ

شوہر	بیٹے(۲) ۳بیٹیاں(۲)	ماں	بہن	دادی	نانی
۳	۷ ↓	۲	م	م	م

تصحیح

شوہر	بیٹا	بیٹا	بیٹی	بیٹی	بیٹی	ماں
۳	۲	۲	۱	۱	۱	۲

اب ماں کی موجودگی میں دادی محروم ہے باپ کی موجودگی میں نانی کو حصہ ملے گا۔

مسئلہ۲۴

میـ

(۱)	بیوی	بیٹی	نانی	باپ	
	۱/۸	۱/۲	۱/۶	۱/۶+عصبہ	م
	۳	۱۲	۴	۴+۱=۵	

۱۲تولہ سونا یہ میت عورت کی ہے اس کے ماں باپ وارث ہوں گے۔

میـ

شوہر	بیٹا عصبہ	ماں	باپ
۳تولہ	۵تولہ	۲تولہ	۲تولہ

مسئلہ۲۴

میـ

بیوی	پوتا عصبہ	ماں	باپ
۳	۱۳	۴	۴

مسئلہ۱۲

میـ

شوہر	پوتی	ماں	بہن
۳	۶	۲	۱

مسئلہ ۲۴

میت

بیوی	بیٹے (۳) بیٹیاں (۲)	ماں	بہن	نانی
1/8	عصبہ عصبہ بالغیر	1/6	م	م
۳	۱۷	۴		

مسئلہ ۱۲

میت

بیوی	ماں		باپ	علاتی بھائی (۲)
۳	۲	٠	۷	م

مسئلہ ۶

میت

شوہر	ماں	دادا	
1/2	1/3	عصبہ	٠
۳	۲	۱	

مذکورہ بالا مسئلے میں دادا باپ کی مانند نہیں اس لیئے ماں کو کل کا ثلث ملے گا۔

مسئلہ ۱۲

میت

بیوی	ماں	دادا
۳	۴	۵

مسئلہ ۶

میت

شوہر	ماں	دادا	علاتی بھائی (۲)
۳	۱	۲	م

مسئلہ ۱۲ ہزار روپیہ

میت

بیوی	ماں	دادا	عینی بھائی (۲)
۳ ہزار	۲ ہزار	۷ ہزار	م

3لاکھ روپیہ

میـــــــت

ماں	باپ	بھائی اخیافی
۱ لاکھ	۲ لاکھ	م

۶ میـــــــت

ماں	باپ	اخیافی بھائی (۲)
۱	۵	م

۶ میـــــــت

ماں	دادا	بھائی	بہن
۱	۵	م	م

مسئلہ۳

میـــــــت

ماں	بھائی	بھتیجا
۱/۳	عصبہ	م
۱	۲	

بھائی کی موجودگی میں بھائی کا بیٹا (بھتیجا) مجوب ہوتا ہے۔

مسئلہ۳

میـــــــت

ماں	چچا	بھتیجا
۱/۳	م	عصبہ
۱		۲

بھائی کی اولاد چچا سے مقدم ہے اس لئے چچا بھتیجے کی موجودگی میں مجوب ہوگا۔

مسئلہ۳

میـــــــت

ماں	بھتیجے کا بیٹا	چچا
۱/۳	عصبہ	م
۱	۲	

چوتھائی 15 منٹ اور تہائی 20 منٹ 60 منٹ کی تین تہائی 20+ 20+ 20=60
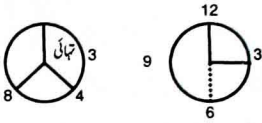
چوتھائی = 15+15+15+15=60

تہائی زیادہ ہے چوتھائی سے۔

نصف چوتھائی تہائی اور آٹھویں حصہ کی پہچان

یہ گھڑی ہے اب سوئی 3 پر ہو تو 15 منٹ ہوتے ہیں یہ ساٹھ منٹ کا چوتھائی حصہ ہے

15 منٹ کو نصف کرو تو 2/1 7 منٹ آٹھواں حصہ ہے۔

دو آٹھویں حصے جمع کرو تو چوتھائی ہے

۱/۲ ۷ ۱/۲ ۷ = ۱۵

منٹ منٹ منٹ

اب سوئی چھ پر آئیگی تو ۳۰ منٹ ہونگے یہ آدھا حصہ ہے کل 60 منٹ ہوتے ہیں اب چوتھائی 15 منٹ دوسری چوتھائی 15 منت دو چوتھائی =30 منٹ یعنی نصف دو آٹھویں چوتھائی بنتے ہیں اور دو چوتھائی آدھا بنتے ہیں۔

اسی طرح ہزار کی مثال ہے کہ 60 ہزار کا نصف 30 ہزار اور چوتھائی 15 ہزار اب 8 کا چوتھائی 2 اور نصف 4 ہے مثلاً شوہر فوت ہوگیا اب بیوی کی اولاد ہے تو اسکو 8 لاکھ سے 1 لاکھ ملے گا اور بیوی فوت ہوگئی اولاد ہے تو شوہر کو 8 لاکھ سے 2 لاکھ یعنی عورت سے دگنا ملے گا عورت کا آٹھواں حصہ اور خاوند کے دو آٹھویں یعنی چوتھائی =8 کی چوتھائی 2 ہے۔

اگر اولاد نہیں ہے تو شوہر مر گیا بیوی کو چوتھائی یعنی 8 ہزار سے 2 ہزار اور بیوی مر گئی اولاد نہیں ہے تو شوہر کو 8 ہزار سے 2 چوتھائی یعنی نصف 4 ہزار عورت سے دگنا عورت کا 2 ہزار خاوند کو 4 ہزار۔

اب تہائی۔ دو تہائی اور چھٹا کی پہچان

• تہائی 20 منٹ اور چوتھائی 15 منٹ تہائی چوتھائی سے زیادہ ہے
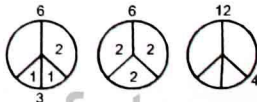
تکملۃ الثلثین کی وضاحت:

6 میں 3 تہائیاں ہیں 2+2 +2 =6

6 میں سدس چھٹا حصہ چھ ہیں 1 + 1 +1+ 1 +1+ 1 =6

اب دو سدس چھٹے حصے برابر ہے تہائی کے 1+1=2، چھٹا+ چھٹا=ایک تہائی

دو تھائی 6 میں سے 4 ہے اب اگر ایک بیٹی اور پوتی وارث ہے تو عورتوں کا حصہ دو تہائی سے زیادہ نہیں ہے اب بیٹی کو فرض حصہ نصف 6 سے 3 ملا عورتوں کے کل 4 حصے ہیں اب ایک حصہ بچ گیا یہ پوتی کو ملے گا اگر دو یا تین پوتیاں ہیں تو وہ برابر تقسیم کریں ایک حصہ تقسم کرلیں یہ ایک حصہ 6 کا چھٹا ہے۔

اب 6 ہزار سے بیٹی 3 ہزار لے گی باقی ایک ہزار پوتی کا ہے اگر دو پوتیاں ہیں تو پانچ پانچ سو لے لیں۔

مسئلہ ۶

میـ

بہن	پوتی	بیٹی
۲	۱	۳
عصبہ		

باقی بہن لے گی اگر بہن نہیں تو چچا یہ بہن بطور عصبہ لے گی

اسی طرح اگر حقیقی بہن ہے تو وہ نصف لے گی باقی علاتی بہن ایک حصہ لے گی کل دو تہائی پورا ہوگا جو عورتوں کا فرض حصہ دو تہائی ہے علاتی کو تکملۃ الثلثین ملا بیٹی ہو تو بہن عصبہ ہوگی اور اگر بہن فرضی حصہ لے گی تو چچا عصبہ ہوگا۔

مسئلہ ۶

میـ

چچا عصبہ	علاتی	حقیقی بہن
۲	۱	۳
	چھٹا	نصف

پہلا عصبہ بنفسہٖ بیٹا پوتا ہے دوسرا باپ دادا تیسرا بھائی بھتیجا چوتھا چچا لیکن حقیقی بہن ترتیب ختم کر دے گی اور علاتی بھائی کی جگہ حقیقی بہن عصبہ بن جائے گی۔

اسی طرح حقیقی بہن یا علاتی بہن چچا کی موجودگی میں عصبہ بن جائیں گی۔

وضاحت: عینی بہن یا علاتی بہن بیٹی یا پوتی کے ساتھ ملکر عصبہ بن جاتی ہے جبکہ چچا بھی عصبہ ہے لیکن بہن چونکہ چچا سے قوی ہے اس لئے باقی مال بہن کو مل جائے گا اور چچا محجوب ہوگا۔

چند اہم نکات:

(۱) ماں نانی دادی اخیافی بھائی بہن کبھی عصبہ نہیں بنیں گے اور اخیافی بہن بھائی کی اولاد بھی عصبہ نہیں بنے گی۔

(۲) مردوں میں فرض حصے والوں میں صرف باپ دادا عصبہ بنیں گے۔

(۳) رد۔ ماں دادی نانی اخیافی بہن اخیافی بھائی بیٹی پوتی بہن حقیقی بہن علاتی باپ دادا پر ہوگا۔ باپ دادا عصبہ بن جائیں گے۔

(۴) عول میں کبھی عصبہ نہیں ہوں گے باپ دادا بھی فرض حصہ لیں گے تمام اصحاب فرائض داخل ہونگے۔

آسان طریقہ تصحیح

اگر وارثوں کی تعداد اور حصوں کی بٹائی میں کسر آجائے تو تداخل۔ توافق اور تباین کا طریقہ علماء میراث فرماتے ہیں یہ فن میراث سے ہے کہ بٹہ یعنی کسر نہ آئے یہ کتاب عام قاری حضرات کیلئے ہے۔ اسکا آسان طریقہ درج ہے۔

مثلاً ایک شخص 6 لاکھ روپیہ کا مال چھوڑ کر فوت ہوگیا اسکے پیچھے ورثاء میں ایک ماں دس بیٹیاں اور پانچ چچازاد بھائی ہیں اب ترکہ کیسے تقسیم ہوگا۔

6 لاکھ روپیہ مال موروث

مسئلہ ۳۰/۶

میـــــ

ماں	بیٹیاں ۱۰	چچازاد بھائی ۵	چچازاد بہن
چھٹا حصہ ۱	دو تہائی ۴	عصبہ بچا ہوا مال ۱	محجوب

کبھی بھی چچازاد بہن وارث نہیں ہوگی۔

10 بیٹیوں کے 4 حصے ہیں اور 10 بیٹیوں میں تقسیم کرتے کسر آئے گی اسی طرح ایک حصہ 5 بھائیوں میں تقسیم کرتے کسر آئے گی۔

تقسیم کا آسان طریقہ تو یہ ہے کہ 6 لاکھ مال ہے۔ 4 لاکھ 10 بیٹیاں تقسیم کریں 1 لاکھ 5 بھائی تقسیم کرلیں 1 لاکھ ماں لے لے۔

فن= علماء فنی قاعدہ کرتے ہیں کہ 6 لاکھ کے 30 حصے کیئے یعنی ایک لاکھ کے 5 حصے فی حصہ 20 ہزار روپے۔

30 حصوں سے ماں کے 5 حصے ہیں فی حصہ 20000 ہزار ماں کی رقم = 5×20 ہزار=100000 ایک لاکھ

10 بیٹیوں کے 20 حصے ایک بیٹی کے 2 حصے بیٹی کا حصہ=2 ×20 ہزار=40 ہزار ایک بیٹی کو 40 چالیس ہزار ملے گا 10 بیٹیوں کو چار لاکھ

5 چچازاد بھائیوں کے 5 حصے ایک بھائی کا ایک حصہ=1×20 ہزار=بیس ہزار پانچ بھائیوں کو ہر ایک کو 20 ہزار کل ایک لاکھ ملے گا۔

تکملہ للثلثین

مسئلہ ۱۲

میـــــ

شوہر	بیٹی	پوتی	بہن
۱/۴	۱/۲	۱/۶	عصبہ مع الغیر
۳	۶	۲	۱

مسئلہ ۲۴

میـــــ

بیوی	بیٹی	پوتی	علاتی بہن
۳	۱۲	۴	۵

مشق

مسئلہ ۱۲ میـ

شوہر	بیٹا	بیٹی	ماں	باپ
۳	۵		۲	۲

مسئلہ ۲۴ میـ

بیوی	پوتا	پوتا	ماں	باپ
۳	۱۳		۴	۴

مسئلہ ۱۲ میـ

شوہر	بیٹے (۲)	بیٹی	باپ	نانی
۳	۵		۲	۲

مسئلہ ۲۴ میـ

بیوی	بیٹے (۲)	بیٹی	ماں	باپ
۳	۱۳		۴	۴

مسئلہ ۴ میـ

بیوی	ماں	باپ
۱/۴	۱/۳ ما بقی	عصبہ
۱	۱	۲

مسئلہ ۱۲ میـ

شوہر	بیٹی	ماں	علاتی بہن
۱/۴	۱/۲	۱/۶	عصبہ مع الغیر
۳	۶	۲	۱

مسئلہ ۶ میـ

شوہر	ماں	باپ	بھائی (۲)
۱/۲	۱/۶	عصبہ	م
۳	۱	۲	

مسئلہ ۶ میـ

شوہر	ماں	باپ
۱/۲	۱/۳ ما بقی	عصبہ
۳	۱	۲

مسئلہ ۲۴ میـ

بیوی	بیٹیاں (۲)	علاتی بھائی	علاتی بہن
۳	۱۶	۵	

مسئلہ ۲۴ میـ

بیوی	پوتی	ماں	بہن
۳	۱۲	۴	۵

مسئلہ ۱۲ میـ

شوہر	بیٹی	پوتے (۲)	پوتی	ماں
۳	۶	۱		۲

مسئلہ ۱۲ میـ

شوہر	بیٹیاں (۲)	بھائی	بہن
۳	۸	۱	

مسئلہ ۲۴ میـ

بیوی	بیٹی	پوتے (۲)	پوتی	ماں
۳	۱۲	۵		۴